خدا بخش لائبریری

# جرنل

۸۷

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

خدا بخش لائبریری

# جرنل

پٹنہ

۸ ۷

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

رجسٹریشن نمبر ۲۲۴۲۴/۷۷

مجلس ادارت

- قاضی عبدالودود (چیرمین)
- سید حسن عسکری
- افسر الدولہ فیاض الدین حیدر
- عابد رضا بیدار (سکریٹری)

سالنامہ - آٹھواں شمارہ ۱۹۷۸-۷۹ء

اس رسالہ میں انگریزی، اردو، فارسی یا عربی میں ایسے مضامین شائع ہوں گے جو خدا بخش لائبریری کے ماہرین اور مبصر لکھیں یا لائبریری کے کسی کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں

قیمت : ۳۰ روپے

سالانہ زر خریداری : آسٹریلیا ۶۰ روپے
پاکستان ۱۲ ڈالر
یورپ ۸ پونڈ
امریکہ اور دیگر ممالک ۲۴ ڈالر

مجلس ادارت کے اردو حصہ کی کمپوزنگ پٹنہ انجمن پریس رضا لین پٹنہ ۴ اور انگریزی حصہ کی تارا پرنٹرس ترپولیہ، پٹنہ میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری پٹنہ سے شائع کیا

پہلا حصہ

# انتخاب از | دبیر الہ آباد

## تحریریں


| | | |
|---|---|---|
| ۱- مہتاب الدولہ درخشاں | علی حیدر نظم طباطبائی | ۱ |
| ۲- مالک الدولہ حسین جعفر خان بہادر مرحوم | علی حیدر نظم طباطبائی | ۱۴ |
| ۳- مولانا سید علی حیدر طباطبائی | غلام مصطفیٰ دین | ۳۸ |
| ۴- شیخ ہمیداللہ تسلیم | عرش گیاوی | ۵۰ |
| ۵- علامہ جلال مغفور | نقاد لکھنوی | ۵۱ |
| ۶- تصویر ریاض | شاہ دلگیر اکبر آبادی | ۵۱ |
| ۷- علامہ شبلی نعمانی | جان عشکم | ۶۳ |
| ۸- شمس العلما مولوی ذکاء اللہ مرحوم | سید محمد فاروقی | ۶۸ |
| ۹- مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب شرر | حکیم برہم | ۷۲ |
| ۱۰- مولوی سید احمد صاحب دہلوی | شہیر فتحپوری | ۸۵ |
| ۱۱- مولوی نظام الدین حسن بی اے، بی ایل | جہان عشکم | ۹۰ |
| ۱۲- شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی مرحوم | // | ۹۴ |
| ۱۳- تذکرۂ شعرو سخن | بشن نرائن در | ۱۰۱ |
| ۱۴- بنگالیوں کی اردو شاعری | حبیب الرحمٰن | ۱۱۳ |
| ۱۵- اصلاح اردو | سید علی محمد شاد عظیم آبادی | ۱۱۵ |
| ۱۶- امپیریل لائبریری | حبیب الرحمٰن | ۱۲۴ |
| ۱۷- ندوۃ العلما | ادارہ | ۱۲۶ |
| ۱۸- شاہنامہ فردوسی طوسی | محمد شفیع الدین ہر لوآبادی | ۱۳۲ |
| ۱۹- اردو زبان اور تاول | پریم چند | ۱۳۴ |
| ۲۰- خونِ رسوائی | // | ۱۴۰ |
| ۲۱- بینرجی محسن | // | ۱۴۷ |
| ۲۲- دھوکے کی ٹٹی | // | ۱۵۴ |
| ۲۳- کیفر کردار | // | ۱۵۹ |
| ۲۴- سنگ یسمی | // | ۱۶۵ |
| ۲۵- بڑی بہن | // | ۱۷۳ |


## تصویریں


۱۸۱-۲۰۸

# فہرست تصاویر


۱۔ (۱) مسئلہ غالب بنام ذکی مع مہر و دستخط (۲) نمونۂ تحریر عبدالرشید دہلی (۳) علی خان جواہر قسم (۴) آخری شاہ منیر (۵) میر مسلی تبریزی۔

۲۔ (۱) مجمع دربار نظام مع اشاف (۲) مجمع دربار آصفجاہ ثانی (۳) مجمع دربار شاہ عالم ثانی (۴) مجمع آل انڈیا اُردو کانفرنس پونہ (۵) مجمع مع قدیم عمارت دارالعلوم ندوۃ العلما، لکھنؤ۔ (۶) مجمع اخبار نویسان، لاہور۔

۳۔ (۱) سید بندہ کاظم جاوید لکھنوی (۲) میر بادشاہ علی بقا خلف میر صبا لکھنوی (۳) مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی (۴) مرزا کاظم حسین محشر (۵) منشی تیرتھ پرشاد اختر (۶) منشی ہوک چند مخزوم (۷) راجندر ناتھ رہبر (۸) مسز سروجنی نائڈو (۹) ریاض خیر آبادی (۱۰) میر امجد حسین ماہ عظیم آبادی (۱۱) پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی (۱۲) مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی (۱۳) نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی (۱۴) محمد عزیز مرزا (۱۵) عبدالحلیم شرر (۱۶) سلطان عبدالحمید خان (رنیم مجسم) (۱۷) منشی میر احمد جاوید (۱۸) مولانا امجد علی اشہری (۱۹) سالار جنگ اعظم میر تراب علی خان (۲۰) نواب میر یوسف علی خان سالار جنگ ثالث (۲۱) سید حسین بلگرامی (۲۲) نذر محمد خان نادر (۲۳) حیدری (بوم سکریٹری دولت آصفیہ) (۲۴) فتح حیدر (پسر اکبر میسور سلطان) (۲۵) مولوی سید احمد دہلوی (مؤلف فرہنگ آصفیہ) (۲۶) مولانا محمد ذکاء اللہ (۲۷) نظام الدین حسن (۲۸) نواب سر ہلمند جنگ بہادر حمید اللہ خاں (۲۹) جے۔ کے۔ تانا (۳۰) راے پربھو لال (۳۱) حکیم محمد اجمل خان دہلوی (۳۲) جسٹس کرامت حسین (۳۳) سید احمد حسین (۳۴) مرزا سلطان احمد (۳۵) اکبر الہ آبادی (۳۶) میر اکبر مسلی فیروز آبادی، ایڈیٹر رسالہ ادیب (یہ تصویر دوسری جگہ سے لی گئی ہے)۔


## گروپ فوٹو کی تفصیل :-

——— مجمع دربار نظام مع اشاف : ۱۔ نظام (درمیان میں) ۲۔ سپہ سالار عسکر واٹیرکیج ۳۔ مولوی احمد حسین۔ ۴۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد وغیرہ۔

——— مجمع دربار آصف جاہ ثانی : ۱۔ میر نظام علی خاں ۲۔ تیغ جنگ بہادر ۳۔ سکندر ۴۔ راجہ چندو لال ۵۔ فریدوں جاہ ۶۔ غنی یار خاں ۷۔ موسیٰ رحمون ۸۔ اسد فراز جنگ ۹۔ ارسطو جاہ ۱۰۔ احتشام جنگ ۱۱۔ میر عالم ۱۲۔ گھانسی میاں ۱۳۔ میر الملک ۱۴۔ طاہر ۱۵۔ راے دلسکھ ۱۶۔ رفعت الملک ۱۷۔ اسد علی خاں ۱۸۔ نظام سید خاں ۱۹۔ امجد علی خاں ۲۰۔ شرف الدولہ ۲۱۔ سنہ میاں سنجرہ۔

——— مجمع اخبار نویسان لاہور : ۱۔ پنڈت گردھر راے، ایڈیٹر برہمن ۲۔ چارک

۱- مہر نیم روز مالک پنجاب ساچار ۳- ڈپٹی سردار احمد ایڈیٹر کرسان ۴- مولوی انشاء اللہ خاں ایڈیٹر وطن
۵- مسٹر آسگر ایڈیٹر پنجابی ۶- قائم مقام اخبار جیون ست ۷- پنڈت ہری لال شرما ایڈیٹر ہند
۸- پنڈت ہری کشن قائم مقام اخبار عام ۹- لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر ہند دستان ۱۰- بابو خوشحال چند
خورسند سب ایڈیٹر آبزرور ۱۱- منشی معراج الدین ایڈیٹر اورینٹل گزٹ ۱۲- ٹھاکر سکھرام داس
چوہان مالک راجپوت گزٹ ۱۳- منشی محمد الدین فوق ایڈیٹر کشمیری میگزین ۱۴- پنڈت راج نرائن
ارمان ایڈیٹر ادھیا ۱۵- سید اشرف علی عالب جوائنٹ ایڈیٹر پیسہ اخبار ۱۶- مسٹر این گپتا
ایڈیٹر ٹریبون ۱۷- مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار ۱۸- رائے صاحب لالہ گنج بہاری
تھاپر سابق ایڈیٹر ہند و پیٹرٹ ۱۹- مولوی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار ۲۰- مسٹر عبداللہ چغتائی
اسسٹنٹ ایڈیٹر وکیل امرتسر ۲۱- بشارت دین محمد ایڈیٹر میونسپل گزٹ و صلائے ہند
۲۲- مولوی محرم علی چشتی سابق ایڈیٹر رفیق ہند ۲۳- میاں شجاع اللہ ایڈیٹر ملت
۲۴- مرزا علی حسین ایڈیٹر وقت ۲۵- مسٹر ٹھاکر رام گنگا رام سابق ایڈیٹر دولت ہند ۲۶-
بھائی امر سنگھ ایڈیٹر لائل گزٹ ۲۷- منشی نور خاں ساغر سابق ایڈیٹر ہند دستانی

## دوسرا حصہ

تحریریں

| | | |
|---|---|---|
| ۱-۱ عظمت ہند | اشن نرائن در آبر | ۲۰۹ |
| ۲- کشمیر | " " | ۲۱۱ |
| ۳- تصویر جاناں | ماہ عظیم آبادی | ۲۱۳ |
| ۴- غزل | مرزا امجد حسین یاس عظیم آبادی | ۲۱۴ |
| ۵- غالب | احمد علی شوق قدوائی | ۲۱۵ |
| ۶- مرزا غالب دہلوی | پیارے لال شاکر | ۲۱۸ |
| ۷- مرزا غالب | ایڈیٹر ( " " ) | ۲۴۳ |
| ۸- شیکسپیر ہند نظیر اکبر آبادی | میر حسین عظیم آبادی | ۲۳۶ |
| ۹- اکبر الہ آبادی | ایڈیٹر ( نوٹ رائے نظر ) | ۲۵۱-۲۵۲ |
| ۱۰- " | " ( " " ) | ۲۵۲ |
| ۱۱- سرور جہاں | " ( " " ) | ۲۵۳ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶ - میر یاد خاں علی بقا (خلف وزیر علی صبا) | 〃 ( 〃 〃 〃 ) | ۲۵۲ |
| ۱۷ - کمال (پسر بہادر لکھنؤ) | 〃 ( 〃 〃 〃 ) | 〃 |
| ۱۸ - جوالا پرشاد برق کی بہت | 〃 ( 〃 〃 〃 ) | 〃 |
| ۱۹ - جمال اختر | سید محمد اسد علی | ۲۵۶ |
| ۲۰ - مرزا رجب علی بیگ سرور | نوبت رائے نظر | ۲۶۵ |
| ۲۱ - شبلی | ایڈیٹر ( 〃 〃 ) | ۲۷۳ |
| ۲۲ - محمد حسین آزاد | 〃 ( 〃 〃 ) | 〃 |
| ۲۳ - سید علی بلگرامی | 〃 ( 〃 〃 ) | ۲۷۴ |
| ۲۴ - مولوی عزیز مرزا | 〃 (مسلم گجرات) | 〃 |
| ۲۵ - جسٹس کرامت حسین | 〃 (پیارے لال شاکر) | ۲۷۶ |
| ۲۶ - دربار میر نظام علی خاں | 〃 ( 〃 〃 ) | ۲۷۷ |
| ۲۷ - نواب سالار جنگ ثالث | 〃 ( 〃 〃 ) | ۲۸۱ |
| ۲۸ - مشرقی - ایم اے باری | 〃 ( 〃 〃 ) | ۲۸۳ |
| ۲۹ - مشر بیداری | سوانحی | ۲۹۵ |
| ۳۰ - منشی کانت پنڈت صبا | ایڈیٹر (پیارے لال شاکر) | ۲۹۸ |
| ۳۱ - مسز سروجنی نائیڈو | سید نور رشید علی | ۲۹۹ |
| ۳۲ - بابو راجندر ناتھ شیکھر | ایڈیٹر (نوبت رائے نظر) | ۳۰۳ |
| ۳۳ - راجہ رام موہن رائے | مظہر علی (منشی) | ۳۰۵ |
| ۳۴ - پنڈت دیا نرائن عالی | ایڈیٹر (نوبت رائے نظر) | ۳۲۰ |
| ۳۵ - تلسی داس | ایڈیٹر (نوبت رائے نظر) | ۳۲۱ |
| ۳۶ - اخبار نویسی کی ابتدا | تیرتھ رام | ۳۲۸ |
| ۳۷ - اخبار و اخبار نگاری | ایڈیٹر (پیارے لال شاکر) | ۳۳۰ |
| ۳۸ - شیخ غلام محمد کے بعد منشی نولکشور | 〃 ( 〃 〃 〃 ) | ۳۳۵ |
| ۳۹ - اخبار ہمدرد | 〃 ( 〃 〃 〃 ) | ۳۳۹ |
| ۴۰ - انجمن اخبار نویساں | 〃 ( 〃 〃 〃 ) | 〃 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۷ - | پٹنہ اخبار | " | (حسیر عظیم آبادی) | ۳۳۷ |
| ۳۸ - | اخبار عام کے ایڈیٹر کی وفات | " | ( " " ) | " |
| ۳۹ - | نول کشور | " | (پیارے لال شاکر) | ۳۳۸ |
| ۴۰ - | مشرقی زبانوں کی ترقی | " | ( " " ) | ۳۴۱ |
| ۴۱ - | اردو ہندوستان کی قومی زبان کی حیثیت سے | فضل حق قریشی (معاصر سریواستوا) | | ۳۴۲ |
| ۴۲ - | بہار یونیورسٹی اور انجمن ترقی اردو بہار | ایڈیٹر | (حسیر عظیم آبادی) | ۳۴۳ |
| ۴۳ - | اردو میں انگریزی الفاظ | م - ی - چغتائی | | ۳۶۴ |
| ۴۴ - | ایک رسم الخط کانفرنس | ایڈیٹر | (نوبت رائے نظر) | ۳۶۹ |
| ۴۵ - | اردو ہندی | " | ( " " ) | ۳۷۰ |
| ۴۶ - | اردو مطبوعات | " | ( " " ) | " |
| ۴۷ - | آل انڈیا اردو کانفرنس | " | ( " " ) | ۳۷۱ ؛ ۳۷۶ |
| ۴۸ - | مطبوعات پنجاب | " | (پیارے لال شاکر) | ۳۷۸ |
| ۴۹ - | ترقی اردو کی نسبت ایک خیال | " | ( " " ) | " |
| ۵۰ - | ناگری پرچاری سبھا | " | (نوبت رائے نظر) | ۳۸۰ |
| ۵۱ - | مادری زبان میں تعلیم کا اثر | " | (پیارے لال شاکر) | ۳۸۱ |
| ۵۲ - | اردو زبان کی ترقی؛ ترجموں کی ضرورت | شمیم زائن شمیم | | ۳۸۲ |
| ۵۳ - | اردو کی رفتار | ایڈیٹر | (حسیر عظیم آبادی) | ۳۸۳ |
| ۵۴ - | رپورٹ صوبجات متحدہ | " | ( " " ) | ۳۸۴ |
| ۵۵ - | رفتار اردو | " | ( " " ) | ۳۸۶ |
| ۵۶ - | ہواخواہان اردو | ایڈیٹر | (نوبت رائے نظر) | ۳۸۷ |
| ۵۷-۵۸ - | ہندو یونیورسٹی | " | ( " " ) | " |
| ۵۹ - | کانفرنس صلح | " | ( " " ) | ۳۸۹ |
| ۶۰ - | انڈین نیشنل کانگریس | " | ( " " ) | " |
| ۶۱ - | دہلی میں کتب خانہ | " | (حسیر عظیم آبادی) | ۳۹۲ |
| ۶۲ - | الہ آباد کا جدید کتب خانہ | " | ( " " ) | " |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۶۳- | مسلمانوں کا علمی شوق | محمد شفیع الدین نساخ مراد آبادی | ۳۹۴ |
| ۶۴- | صوبۂ سرحد میں اعلیٰ تعلیم | ایڈیٹر | ۳۹۸ |
| ۶۵- | اسلامی پردہ | سید محمد فاروقی | ۴۰۱ |
| ۶۶- | اُردو ترجمہ قرآن مجید پر تبصرہ : اشتہار | | ۴۰۳ |
| ۶۷- | اندور کا محرم | سید محمد فاروقی | " |
| ۶۸- | قطب مینار | تیرتھ رام | ۴۰۵ |
| ۶۹- | قطب مینار کس نے بنایا؟ | لطیف الدین چشتی | ۴۰۸ |
| ۷۰- | مصورانِ الفت | ایڈیٹر و نوبت رائے نظر | ۴۱۰ |
| ۷۱- | ہندوستانی مصوری : عمر خیام کی رباعیاں | " (پیارے لال شاکر) | ۴۱۸ |
| ۷۲- | تصویر "گنگا گھاٹ" | " (نوبت رائے نظر) | ۴۲۱ |
| ۷۳- | مسمار مسدر | " ( " " ) | ۴۲۲ |
| ۷۴- | مذہب پر حملہ | " ( " " ) | " |
| ۷۵- | تناسخ کی تردید | " ( " " ) | " |
| ۷۶- | دھید : اشتہار | ادارہ | ۴۲۳ |
| ۷۷- | جبری عقیدہ | "ایک طالب مسلم" | " |


'ادیب' کے اس انتخاب میں ایسی تمام تحریریں اور تصویریں شامل کی گئی ہیں جو مخلصانہ مصنفین کے مطبوعہ مجموعوں میں نہیں آسکی ہیں ——— پریم چند کا 'بیغرض محسن' البتہ غلطی سے شامل ہوگیا' یہ ان کے ایک مجموعہ میں آچکا ہے۔

# حصّہ اوّل کے مقالہ نگار

**علی حیدر نظم طباطبائی** (م ۱۹۳۳ء)

—— معروف ادیب اور شاعر، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو خدا بخش لائبریری جرنل شمارہ ۷۔۸ ص ۳۸۔۴۹

**غلام مصطفیٰ ذہین** (م نیم اوّل ۲۰ ویں صدی)

—— محزن اور مادیب میں ان کے مضامین برابر شائع ہوتے رہے؛ معروف شاعر خاص کر اخلاقی نظموں میں اختصاص

**ضیر الدین احمد عرش گیاوی** (پ ۱۸۸۰ء تقریباً۔ م ۰۰۰)

—— امیر اللہ تسلیم کے شاگرد۔ آپ کی تصانیف میں حیاتِ تسلیم؛ حیاتِ مومن اور کلیاتِ عرش طبع ہو چکی ہیں؛ عرشی اللغات، رسالہ عروض و قوافی؛ بارگاہِ سلطانی؛ تذکرہ شعرائے گیا غیر مطبوعہ آثار میں ہیں۔

**نقّاد لکھنوی**

—— غالباً نوبت رائے نظر (ایڈیٹر ادیب)۔ یا عبدالماجد دریابادی کا اُس وقت کے لیے قلمی نام

**سید نظام الدین شاہ دلگیر اکبر آبادی** (پ ۲۳ فروری ۱۸۸۳ء)

—— معروف شاعر اور انشاپرداز؛ آگرا اخبار، مفید عام اور نقاد کے ایڈیٹر رہے۔ نیاز فتحپوری، وسمل بلگرامی، اور شاہد دلگیر کی تخلیط ایک زمانہ میں خاصی معروف تھی۔

**حکیم حبیب الرحمٰن** (پ ۱۸۸۱ء۔ م ۲۳ فروری ۱۹۴۷ء)

—— ڈھاکہ کے معروف حکیم اور ادیب۔ بانی طبیہ کالج ڈھاکہ؛ حکومت سے شمس الملک کا خطاب بھی ملا تھا قومی تحریک میں شامل ہونے کے بعد مسلم لیگ کی تحریک پر اسے واپس کر دیا۔

آپ کے آثار میں بنگال کی بیلیو گرافی پر تحفۂ فضلا، کشف الظنون کے طرز پر ہے۔ مشرقی بنگال پر دوسری تصانیف، مساعد ڈھاکہ؛ ڈھاکہ اب سے ۵۰ برس پہلے؛ شعرائے ڈھاکہ؛ آسودگانِ ڈھاکہ (بزرگانِ ڈھاکہ کے مزارات اور تذکرے)؛ ہفتہ وار رسالہ المشرق کے ایڈیٹر رہے؛ ادبی و علمی رسالہ جادو بھی آپ کی ادارت میں نکلتا رہا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## حصہ دوم کے مزید لکھنے والے

شیخ محمد علی شوق قدوائی

[illegible]

ان کی یادگار ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لشمی کانت ترپاٹھی

[illegible]

حافظ علی

منوہر لال زتشی

سید محمد اسد علی

سید خورشید علی

حنیف نقوی چشتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# منتخبہ تحریروں و تصویروں کے مآخذ

## ادیب کے تحریروں کی تفصیل

پہلا حصّہ

دوسرا حصّہ

# کچھ ادیب کے اس انتخاب کے بارے میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس کے اختتام پر ہندی میں تعمیر کے تین سکہ رقصب پر دو تحریریں ہیں۔ اس طرح فنون لطیفہ کا حصہ دوم آیا جس میں مختلف کے مصوروں پر ایک مضمون لیا گیا اور پھر ہندی مصوری کے مختلف پہلوؤں پر ایک تنقیدی مضمون ہندو اور بدھ مذہب سے متعلق ہندو دیوی دیوتاؤں کی تصاویر پر ایک علمی تبصرہ۔

امید ہے اس انتخاب کے ذریعہ درجنوں ایک خاصے کی چیز کا کچھ نہ کچھ تعارف اور نمائندگی ہو سکے گی۔

# مہتاب الدولہ ذخشان

مخدومہ والدہ علی شاہ جاہ مرزا کے منصب کے بعد

ملاقات کا موقع ملا تو ہم نے دیکھا کہ

مہتاب الدولہ ذخشان کے ساتھ

محبت و حق صحبت پر محمول فرمائیں۔

اشعار

ذخشان کا مقبرہ

شاہ اکبر ثانی، بادشاہ دہلی

ولہ

ولہ

## ول

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## قانون دانے شعور میں ایک مقررہ ترتیب سے کیوں؟

## ہم یا۔ مجھے نیند کا ایک شعر یاد آیا۔

ولہ

یا اس ہونے کا قصد کیا جاتا ہے۔

ولہ

ولہ

## تحائف

## تعزیتی

## ادارتی

## ہمارا حافظہ

## ایک مطلع

## ایک غزل کا پورا شعر

## ول

ولہ

ولہ

ملک الشعرا

## دل

علی حیدر طباطبائی

# مالک الدولہ سین جعفر خان بہادر صولت

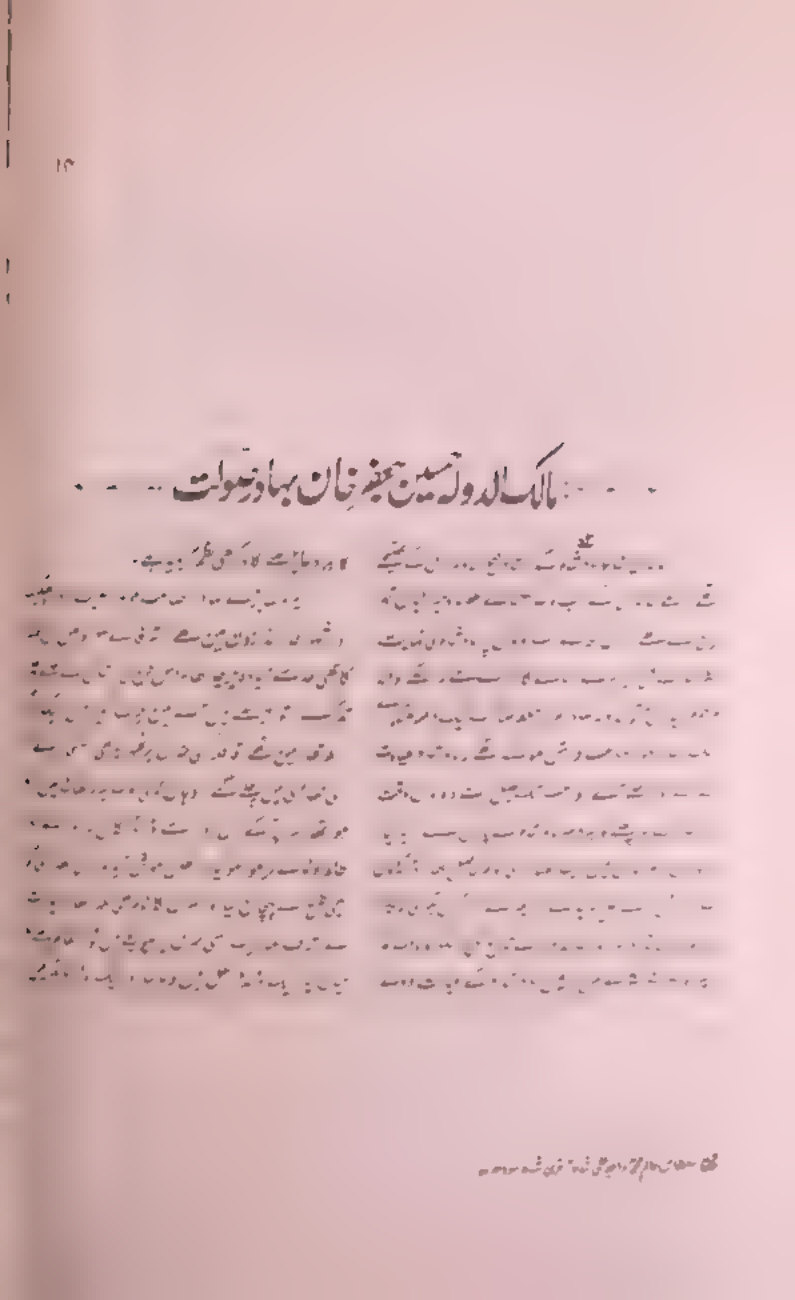

کیا خوب ہو یہ تاکے والی
ہر نقش دکھائے جو چاہے
اس بات کو کم کہ دیکھتا ہے
کتنا ہے کمال کاریگر کی قدرت

حرکت سے رکھا ہے قائم سال
یہ قصر ہے یا ہے قصر جنت

نشانا ہوں کہ دوسرے بھی لے اڑے۔

ذکر بات تھا وہ تو ہو چکا تھا ہاتھ افسوس۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# مالک الدولہ صولت

۲۰

نے عرض کیا کہ گرمی و خاموشی ... شاہین کے خوبی کو خوش کیا
شاہوں میں تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## ترکیب اور جزئی وحدت اس کا طرزِ بیان ان کا رنگ

علاوہ ازیں اگر کسی بچے کو [illegible] دیکھیے، تو فوراً حقیقت کو بھی مدِ نظر رکھیے کہ [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] مصروفیات [illegible] کے لیے [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] کی صلاحیت [illegible] کے لیے [illegible] مضمون [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] مضمون کے [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [

دیکھے ہوئے تو وجد ہو
لکھ سلطان محمد کہ ہے جھوٹ
تھا دل میں قصد ہی جو آن نہ ہوا
عرض اس کے جو کے مرسل ہوئی
مطلع میں پہلی زیارت سے ہوئے کو کہا

سنے ہیں عرض یار وجد ہو
جو دیکھے ہیں نول نور وجد ہو
کہنے تو ... وجد ہو
کہوں ہے میں نور نور وجد ہو

از سوہا

علی حیدر طباطبائی

# مالک الدولہ سولت

ہے یہ بھی صلاحیتوں کی
ہیں ہیں کی
ہیں ہیں کی
ہیں ہی

ہے۔ لیکن اردو کی شاعری اور زبان کی اصلاح کرنے والے
ہیں کہ آخر ان کا کیا مطلب ہے۔ اس کا جواب
ہے۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے
ہیں۔ اس کے بعد ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے

شروع میں سلام نے اس سے عقیدت کی ہے۔

[illegible] واقعہ کے مشاہدوں میں شریک ہو چکے تھے [illegible]

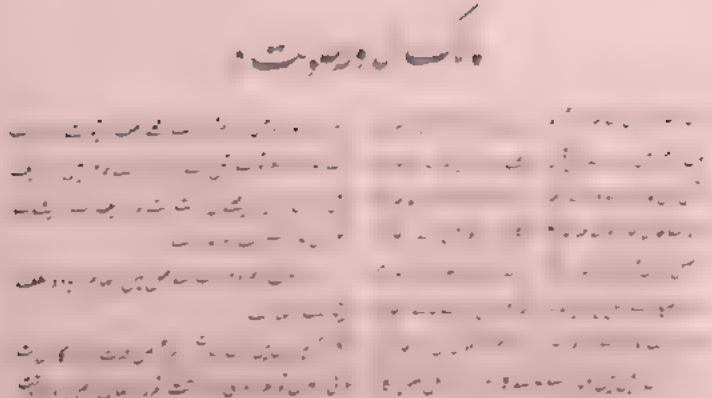

ہاں دل کا [illegible]

[illegible]

زلف کی روایت سے ہال جانے کو صدا تھوڑی ہے

[illegible]

[illegible] ساقی کے اس شعر میں ہے

[illegible]

[illegible] جانے، اور جنتال بھی ہو تو اب بھی معاف

واہ کیا جنت ہے یارب کا بنانا کرسی  داخل کیا ہے بو تیرا کوچہ ہے
گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے  لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فوج کا ایک دستہ حملہ آور ہوا اور قلعہ کے محافظوں کو

علی حیدر طباطبائی

## مولانا سید علی حیدر صاحب طباطبائی

آپ کو نظام کالج کی اعلیٰ پروفیسری

فرمان

# شیخ امیر اللہ تسلیم آبادی

# علامہ جلال مغفور

[illegible]

[illegible]

کوئی حق نہیں۔

بلال نے عرش سنجانا تو یہی میدان سنبھالا تھا۔ [illegible]

مگر [illegible] سے جدہ [illegible] کی [illegible] سے ناواقف تھے۔ [illegible] کے علاوہ فن حکمت میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔

[illegible] کے والد حکیم [illegible] ایک مشہور [illegible] کے علاوہ [illegible] سے بھی تعلق رکھتے تھے۔ بلال اپنے والد کی حیات میں [illegible] کی دولت [illegible] زمانہ ملا۔

لیکن یہ [illegible] زیادہ [illegible] تک قائم نہیں رہ سکے۔ [illegible] کی ساری کائنات بدل گیا۔ [illegible]

جلال منصور کی زندگی کا تابناک زمانہ دربار نیپہ سے

اصفہان و شیراز پر شبخون زرکان

وہ کیفیہ ملاک نہاد کی فی سپہ نوش کا معرف نہیں؟

[illegible] یقین پیدا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تصنیف اور اکثر اوقات ایک مرثیہ بھی پڑھتے تھے۔

یہ سب کام وہ خود ہی کرتے تھے۔ جو چیز بنتے تھے وہ بیچ کر
ان کا کھانا پکتا رہتا تھا۔ عام استادوں کی طرح انہوں نے شاگرد
کبھی نہیں رکھے گئے۔ بعض شاگرد دوں کو وہ وضع داری کا لحاظ
بھی دیتے تھے اور لڑکا شاگرد پیسے بھی لیتے تھے۔
علی ہذا یہ کام بہت عمدہ ہوتا تھا اور بہت سی مدت
تک قائم ہوتی تھی۔ وہ زیادہ تر نعلبندی کرتے تھے اور
جوتا بھی بناتے تھے۔

[illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] تھے [illegible]
[illegible] تھے [illegible] کی [illegible]
[illegible] میں [illegible] شاہ [illegible] جو اپنے فاضل والد کی
[illegible] کے [illegible] تھے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کی [illegible] کے [illegible]
[illegible] تھی [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] میں [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] سے [illegible] ک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# تصویر ریاض

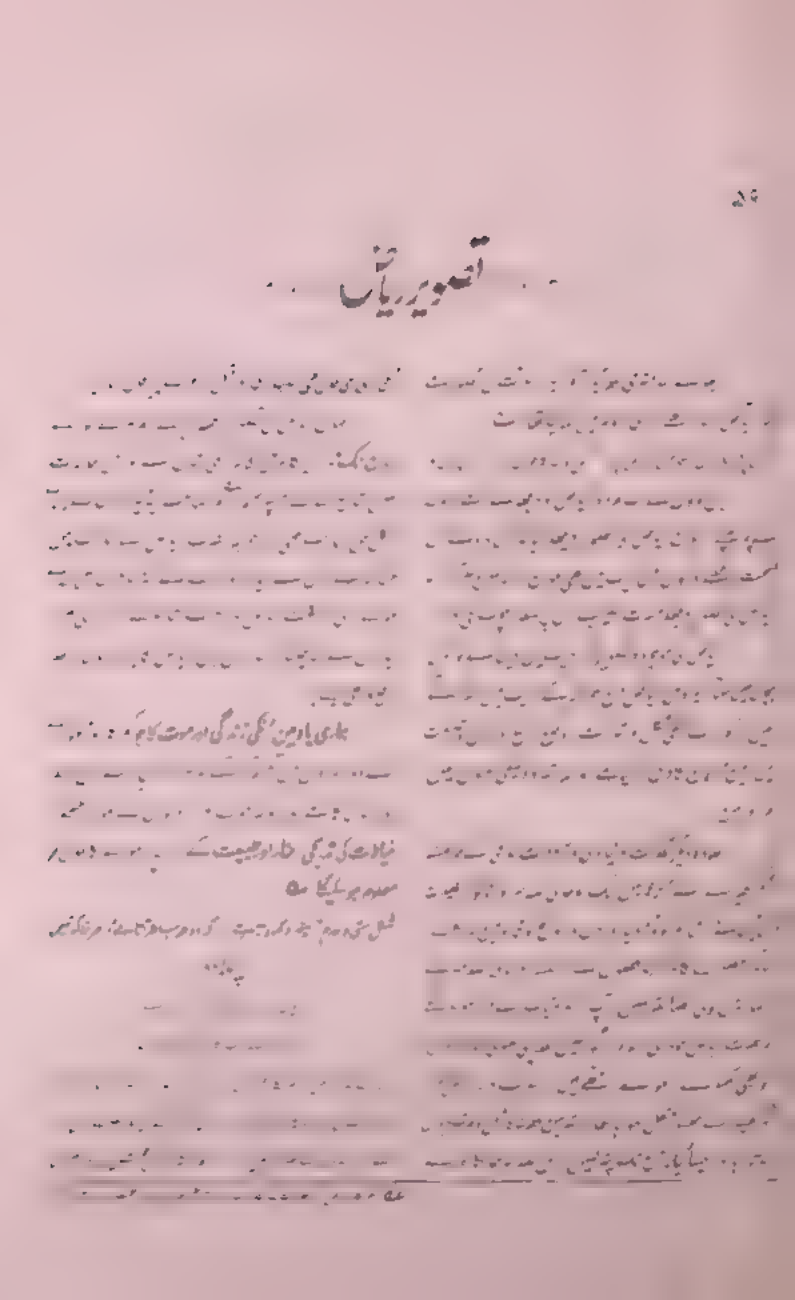

## دوسرا دور

### اب مشق کا کیا فیض یہاں دل سے مٹا ہے

### ہمیں کیا کیا ہے فیض نے

### ہمارے بعد فیض

### فیض صاحب کی نظم پر ایک نظم

# علامہ شبلی نعمانی

سرل انتظامیہ پر بیان کا سے ہر شخص کی فضیلت کو تسلیم کیا
اس کے ساتھ اس نے اس کا اظہار بھی نہیں کیا کہ وہ کسی
یا کسی تنظیم کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اس کی طرف
انسانیت کا اعتراف۔ علامہ محمود نے اس کے
میں وہ لکھا ہے کہ اقبال انسانیت کا بڑا عاشق

علامہ محمود کے اشعار کی دلچسپی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# شمس العلما مولوی ذکاء اللہ مرحوم

رہنے کیا تھے دنیا میں تم
سیر کرلی اور سدھارے کھ سدھے

دربارِ شاہی میں بہت شریک تھے۔

## قاضی ہوگیا کہ مولانا کی مخالفت اخلاقی حالت اسقدر خراب ہوگئی

## لکھنؤ میں اس سے بیشتر بیگم مولانا جا

پیدا ہوگی۔

سے لکھ دیا جس کے

نیلہ دیوی کے زمانہ

تصنیف و تالیف کی دنیا میں پیچھے رہ گیا

شروع کی۔

# مولوی سید احمد صاحب دہلوی

چال بلو بمقالہ خواجہ اردو۔ ذات افشاں

ہیں۔ قلم اٹھائیں جس میں ہر یک زبان

بیان کی ہیں۔

نسل جدید کی نمائندگی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## ۱۰ مولوی نظام الدین حسن بی اے بی ایل

جان عالم

# شمس العلماء ڈاکٹر سید علی بلگرامی مرحوم

حیف اور پشر ورون محبت یاد فرشتہ
وے گل پیر وید وہار آفرینتہ

[illegible] کی [illegible] کے [illegible] یا کا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] علی [illegible] کا شوق [illegible] نقوبہ [illegible] موجود ہیں [illegible] شوریدہ [illegible] کی صحت [illegible] بقی کر اس شوق کو پورا کیا جاسکے [illegible] ہمیشہ [illegible] ذہین طلبا [illegible] نوجوان [illegible] موجود [illegible] کی [illegible] سیاسی رہنما [illegible] ہونہار [illegible] نگفتہ ہو [illegible] رہجانی [illegible] ہیں

[illegible] آباد [illegible] دکن [illegible] علوم [illegible] ق [illegible] یونی [illegible] ہیئت [illegible] ہے او [illegible] سندو [illegible] ستان [illegible] سے [illegible] سخت [illegible] ونا [illegible] ل [illegible] نگلنے کے [illegible] ماہرین [illegible] فکر [illegible] ہنتوں [illegible] ویسی [illegible] لیاقتوں [illegible] نونوں [illegible] اصفہ [illegible] ون [illegible] کس [illegible] ہی [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] چپے [illegible] ہوئے [illegible] ہیئت [illegible] کھانے [illegible] کے [illegible] موقع [illegible] حاصل [illegible] ہیں [illegible] ہ [illegible] یاست [illegible] فکر [illegible] کیسے [illegible] ہے [illegible] ب [illegible] ہو [illegible] نا، [illegible] مالک [illegible] ں [illegible] ہ [illegible] نوں [illegible] کے [illegible] لئے [illegible] ہیئ [illegible] ہ [illegible] ہ [illegible] ی [illegible] ق [illegible] ہ [illegible] گ [illegible] ہا [illegible] ہے [illegible] جان [illegible] ہ [illegible] ہیئ [illegible] ق [illegible] ہ [illegible] ی [illegible] موجو [illegible] فی [illegible] ہے [illegible] ہ [illegible] ں [illegible] قو [illegible] ں [illegible] سے [illegible] موجو [illegible] ں [illegible] ہ [illegible] چپے [illegible] ہ [illegible] ہ [illegible] ہیئت [illegible] قو [illegible] ظاہر [illegible] قی [illegible] ہے [illegible] ہ [illegible] ی [illegible] علو [illegible] ت [illegible] کا [illegible] ہ [illegible] ر [illegible] ہ [illegible] ہ [illegible] ت [illegible] ہے [illegible]

[illegible] وفت [illegible] ہ [illegible] ر [illegible] ہے [illegible] ہ [illegible] ں [illegible] ہ [illegible] ت [illegible] ہ [illegible]

[illegible] ہی [illegible] ں [illegible] ہ [illegible] ر [illegible] ہ [illegible] ے [illegible] ہ [illegible] ں [illegible] ہ [illegible] ب [illegible] کو [illegible] ئی [illegible] ہے [illegible] ے [illegible] ہ [illegible] ں [illegible] ہ [illegible] ں [illegible] ہ [illegible] ں

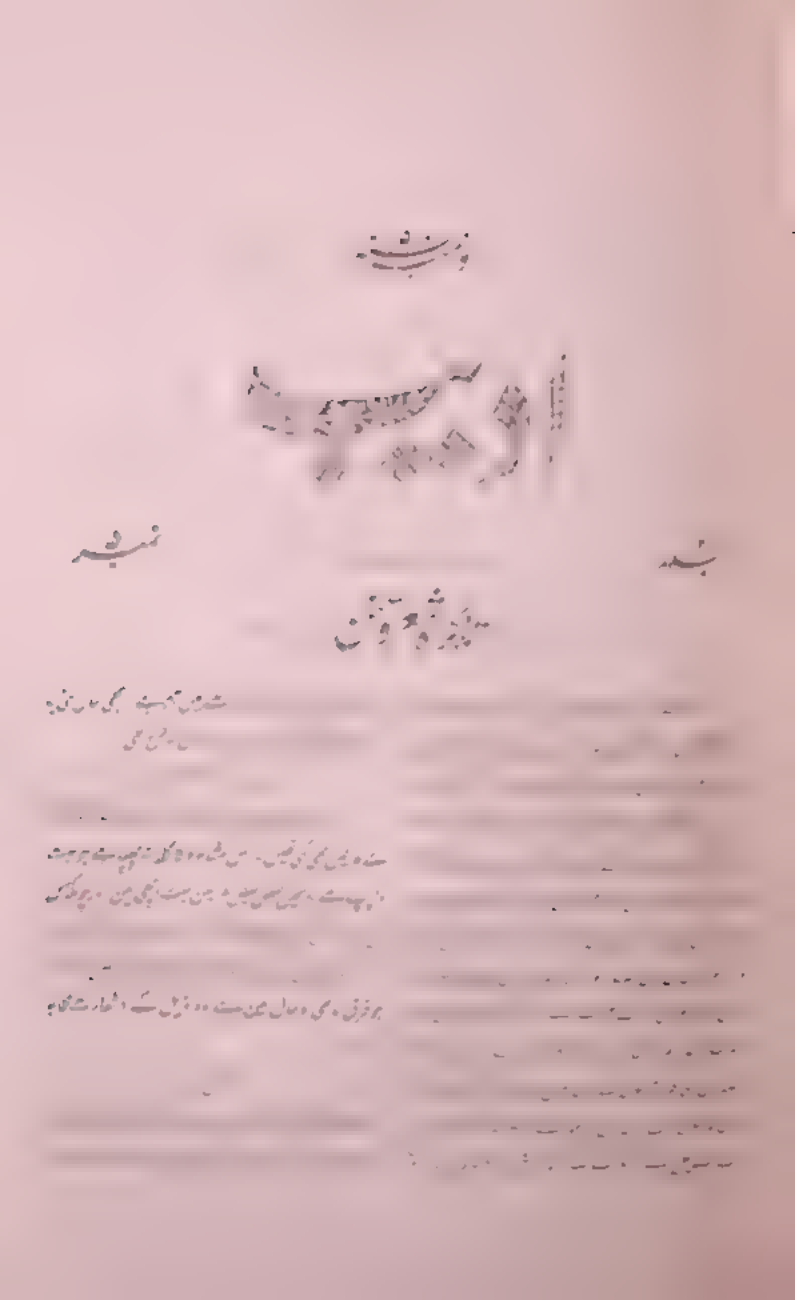

جون کو جو دیکھا کہ کب بلا
جون کی گلی پہنچ کر کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# بنگالیوں کی اردو شاعری

# املاے اُردو

## ساتویں ہدایت

## آٹھویں ہدایت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## تیسری ہدایت

## چوتھی ہدایت

خدا ایسا نہیں ہے جیسے

ذائقۂ شراب خانہ کے جاتے تھے
شراب کہتے کہتے ڈوب کہتے

## خاتمہ

ف

# [illegible]

[illegible]

# ندوۃ العلماء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حسب ذیل ہے:

صاحب تذکرہ کے علاوہ دوسرے حالات کے

# شاہنامہ فردوسی طوسی

# اردو زبان اور ناول

ناول انسان کی عادت پر اس سے بہتر
اثر پیدا کرتا ہے جتنا کہ کوئی تصنیف
تصنیف کر سکتی ہے۔ دنیا

ناول کو سائنس، فلسفہ
شوخ جاسے، اور طرح کے خشک مسئلے، قلم
کاوش سے دلچسپ ہو جائیں اہل
اور ناول نویسی کو سائنس کا رجحان دیا ہے

جن ناولوں کی سب سے زیادہ کاپیاں معلوم ہوئی

# خوفِ رسوائی

۱

۲

کی کوئی بات نہیں ہے؟

۲

۲

۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# دھوکے کی ٹٹی

۵۱

جو ان کو ان کی سیر کو روانہ جھے
اور دوسرے اصحاب رخصت کئے

خوف ہوتا ہے کہ اس خواب مسرت سے بہت جلد

# گینہ گردار

# [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

بغیر نہیں رہ سکتا۔

(۲)

اس وقت دیکھنے کے قابل ہے۔

# بڑی بہن

(۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳)

کوئی فرق نہ آیا۔ کندن کے دل میں اس کے لئے جو محبت روز بروز زور پکڑتی جا رہی تھی اس نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ اس سے اپنے دل کی بات کہہ دے۔ اس نے ایک دن موقع پا کر اس سے کہا کہ وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہے۔

اس نے کہا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہے۔

(۴)

[illegible] کی تقریب کے [illegible] کندن نے [illegible] اس نے [illegible] اس نے [illegible] اس

کسان ہو تم خدمت داری کیوں نہیں کرتے ؟"

ے کو یہ ... داری سے اپ کوئی ... ے کا علاوہ اس کے اپنے علاقے سے ... داری کی ... ہے ... ہیں گے ؟

... و ... ہیں ہوا ... کچھ کہی کہ یہ سب جائیں ... کے تباہ کرنے کے لیے ... ہی ہو ... کوئی شخص ... کرن نئی عورت ان حالات کو کیا سمجھے ... میں کیسے لوں کو چوڑوں ... کہ میکسوں ... لوں ... اس نے کہا ... ہی ... ہے ... کوئی مجھے ... جیتے ... جائے ... تو میں ... سب ... کہ ... ہے ... میں ... بات ... زیادہ ... ہو گی ... کوئی ... ہو ... ہی ۔

( ۵ )

... ہوں ... ہوا ... رہتے کے ... ہوئے ... ہوں ... ہیں ... ہی ... ہوا ... ہے ... ہوں ... ہوں ... ہوں

رات گذری کہ علی الصباح بے گوپال جاگے باہر فضا سے کوئی ہوئے پہنچے اور سردی سے بہت کانپتی ہوئی
آواز میں بولے "ہو گیا"

کندن نے خواب دیدہ "تم اس وقت کہاں گئے تھے؟ اور ڈھیر سردی ہے"

بے گوپال "اچھا تو اب سب حکومت آرام کیجیے"

کندن نے ہنسی کر جواب دیا "آرام کیا کروں؟ دو گھڑی سے جاگ رہی ہوں"

بے گوپال خوف زدہ ہو کر بولے "کیوں کیا ہوا؟ کسی نے کچھ کہا؟ کوئی بات ہو گئی؟ مجھ
کو اکیلا چھوڑ کر آپ کو ایسی تکلیف نہ کرنی چاہیے"

کندن مسکرا کر "کچھ نہیں ایسی ہی طبیعت ہو گئی تھی اس واسطے اٹھی اور آپ کو جگانا چاہتی تھی
مگر آپ کو سوتے دیکھ کر جگانے کی ہمت نہ پڑی۔ ذرا دیر ہوئی ہے کہ آنکھ لگی ہے"

بے گوپال "اچھا اب آپ سو جائیے میں بیٹھا ہوں"

کندن "نہیں اب میں نہ سوؤں گی۔ آپ سو جائیے"

بے گوپال "میں بھی اب نہ سوؤں گا"

کندن "نہیں آپ سو جائیے"

بے گوپال "نہیں میں

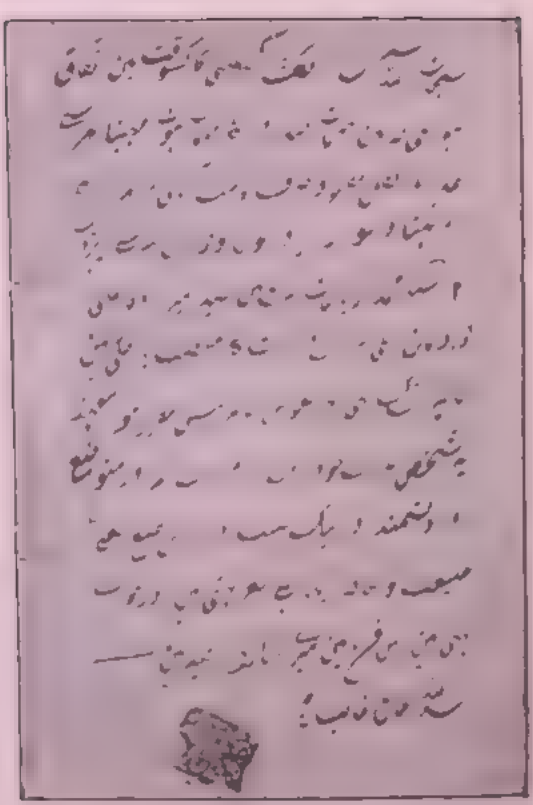

# عظمتِ ہند

رونقِ گلشنِ حسن و امکاں ہم تھے
وصف تھے جن میں فتوں کے وہ بیاں ہم تھے

کعبہ تھے راہِ ہدایت کی زمانہ کے لئے
روشنی آنکھ کی کعبہ و مسلماں ہم تھے

مرکزِ مہر سے ہم دائرۂ عشق میں ہیں
نفعِ دور و رہِ منزلِ عرفاں ہم تھے

دیپ وہ دیس کے مسجد کے تھے ہر حلقۂ گفت
باعثِ قفقیں تھے ہم قبلۂ ایماں ہم تھے

حلقۂ بندگیِ حق خطۂ یونان کا تاج
علم و رہنمود ہدایت کی نمایاں ہم تھے

مہبطِ روشنی سے تھے ہم فیض رسانِ عالم
صورتِ ذرہ تھے سے۔ مہرِ درخشاں ہم تھے

رزم و بزم میں یہ صورت تھی صفِ دشمن سے
جس پہ ہم ٹوٹ پڑے سب شکن ایماں ہم تھے

جلسہ بزم میں ہم سا نہ تھا آزاد کوئی
با دل سب تھے مگر سرو خراماں ہم تھے

خوبیِ خاصۂ عالم تھی شگفتہ ہم سے
وہ ہزار بہارِ چمنستاں ہم تھے

ہوس ملک ستانی بت عالی تو نہ تھی
دیکھتے کس طرف قیصر و خاقاں ہم تھے

نکتہ آموزِ خدا دوست امورِ مدیہ
لفظ کتب تھے سب اسرار و رموز ہم تھے

شرب سے نشہ سے مے کو جیا تھا وصل
ہی دوست تھی خلقِ جہاں سے نہ ہم تھے

رہ و رسم جو سبی سے تھے۔ ہمدرد تھے
لیے رونق کے فقط سے وہ اسباب ہم تھے

رحم و مہر و دی و دولی رشت ہی تھی
چارہ سازِ غم و درماندہ و بیتاب ہم تھے

بنا دنیا دل کوہ و بیاباں دل
سب سے بڑھ کے تھے جس صفت میں ہم تھے

حل دار ہے ہم تری بات دیتے تھے
قول دار تھے مرد فلسفہ ہم تھے

سوسن و دل پسند و دلبر جاں
قدو بو و رخ و رخش و خال مشکیں

وہ خانہ زادی حسن اور وہ وفاداری شوق — تیغ ابرو سے صفِ دشمن تہ و بالا کرتے

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

تھا مقام اس کا سرِ شاخِ درخت لاہوت — جس دھرمی جب گل کے کہ جویاں ہم تھے

کیا کہیں اپنا فروغ اس عہد عالم میں — حلقۂ بزم میں مثلِ مہ تاباں ہم تھے

[illegible] — آتش افروز صنم خانۂ ایراں ہم تھے

ہم مقدم تھے غضب ہم کو مؤخر کی تھی — جبکہ قرآن نہ تھا حافظِ قرآں ہم تھے

طبع و حرص کا دھبہ کبھی لگنے نہ دیا — لوث دنیا سے بچائے ہوئے دامان ہم تھے

ہم پہ زخمِ غریباں تھا سرادست سلوک — [illegible]

جب سلوک تھا سخن داں تھا حافظ نہ فقیر — [illegible]

نام تھا تھا سرِ دفترِ عام اپنا — [illegible]

بے لیاقت کے عبث اس کی خلائق کے ادب — [illegible]

[illegible] — [illegible]

مست ہے کوئی تھا نہ عالم میں نہ تھا — [illegible]

[illegible] — [illegible]

اب تو ستم کی طرح رہتے ہیں گریباں ہر دم — [illegible]

یا وہ زنجیر ہر حسن طرح لیلیٰ سے اب — [illegible]

آشوب آئینہ اب رہتی ہے بجلی پنی — [illegible]

اب علاج اپنے مرض کا جو تو اک یا [illegible]

[illegible]

# کشمیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر سرو میں جذبۂ محبت انہیں کی تھی
ہر گل میں رنگ و بوئے محبت انہیں کی تھی
ہر ذرّے کی زباں پہ حکایت انہیں کی تھی
موجِ صبا مسیح نفس اُن کے دم سے تھی
کشتِ امید سبز انہیں کے کرم سے تھی

اے سیر کرنے کی دی بلا سے کوہسار
ساری ہیں سرحدوں سے وہی اب بھی آشکار
وادی میں نکہت وہی ہے سحر سے وہی بہار
گلزار میں وہی گل و نسریں کی ہے مہک
ہیں وہی ہیں گل وہی ہیں بوستاں وہی
ہیں وہی ہیں سرو و سمن قمریاں وہی

وہ وہی ہیں دشت وہی ہیں حسیں وہی
گردوں پہ مہر و ماہ وہی ہیں وہی زمیں
ہے رات رات وہی دن کا دن وہی
آب و ہوا وہی ہے مرے ہم نشیں
سردی وہی ہے خطۂ جنت نظیر کی

سب کچھ وہی ہے صرف نہ وہ شہر ہیں
وہ اہلِ دل نہیں ہیں وہ اہلِ نظر نہیں
ہاں وہ صنوف وہی ہیں پہ وہ کر نہیں
باغ و چمن وہی ہیں پہ گلہائے تر نہیں
خاکے دیکھے کو پہ قالب میں جاں نہیں
ہے دھن ہے حُسن و دھن کا نشاں نہیں

کہتا ہے کون دھن کی سے حالت نہ پوچھئے
کب کب پڑے ہیں رنج و مصیبت نہ پوچھئے
جس واقعے کی سر کی حالت نہ پوچھئے
کسریٰ کی گردشِ قسمت نہ پوچھئے
عبرت میں بھی عذاب جہنم اٹھاتے ہیں
اعمالِ بد کے جو ہیں سزا اُس کی پاتے ہیں

گلزار میں بھی دہشت کی دھشت کا رنگ ہے
جو ہے وہ چوبِ دست خزاں سے تنگ ہے
جس دھن میں شامِ غربی کا ڈھنگ ہے
کشتِ امید مورد باراں سنگ ہے
آوارہ آرزوئیں ہیں اندوہ گرد راہ
کشتی قوم موج تلاطم میں ہے تباہ

— بشن نرائن در (۱۹۱۴ء)

# تصوّرِ جاناں

کب ایسی بزم چاہتے ہیں ہم سے دلفگار
کوئی نہ ہو جہاں نہ کہ محرم نہ کاشکار

دنیا کی فکر ہوئے نہ عقبیٰ کی زینہار
اور خوبیوں کسی کی کہاں تک شمار

تنہائی بھی نہیں ہے کچھ اس طرح کی پسند
تم سے نہ اس کو دیکھ کے تنہا نہ ہو قرار

واں پر کوئی دخل نہ ہو جس سے خوب ہو
بھولیں جاں ہو کہ اس کی یاد

جُز دیں دیکھی نہ ہو کوئی شریک حال
دل کا معاملہ نہ ہو کوئی کاروبار

دل میں ہے نہ دماغ وحشت کی آرزو
اور موجدانہ ہے نہ ہوس کاوی

فرقت کی ہو گھڑی نہ ہو صحبت وصال کی
دل پر بھی کھونڈی نہ کہ ہو

فرقت کی رات ہو نہ گلوگیر ہوئے عشق
نرگس کی رات ہو نہ کہ آنکھوں کو نشہ

فصل خزاں نہ ہو، نہ امید بہار ہو
کھلتے نہ ہوں کی رنگ میں

مانند سرو باغ میں آزاد ہم رہیں
ہاتھ کی رات ہو نہ طوق

رہنے کی رات سے نہ جدا نصیب ہو
ہو بڑے نہ شمع سے

بھولے سے بھی نہ رسم کوئی جور و جفا کریں
جاری نہ ہو یہاں نہ کوئی

کچھ درد و رنج بندگی نہ ہو اس کے سوا ہمیں
دل ہم سے نہ ہو

تا کبد ضبط ہو کہ بھرے غم سے دل مگر
آنسو یوں نہ ہو

کچھ ضبط سے بھی کام محبت میں چاہیے
نہ ہو

لیکن کہاں نصیب ہو اے کہ ہو نصیب
تنہائی ہے

ہی ڈھونڈھتا ہے

بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

# غزل

[illegible]

مجاب ناز بجا یاس جس دل میں ہیں
[illegible]

— [illegible]

# غالب

[illegible]

حسن کلام اس قدر جس سے ورق ورق حسیں
نور بیاض اس قدر جس سے ورق ورق حسیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

# مرزا غالب دہلوی

حالت کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف ہماری ماقبلی سے کہیں ممتاز ہوتے ہوں گے۔ ہم نے تو سنا ہے، انہوں نے زندگی میں ہم سے کہا یا، خواب ہم نے کے علاوہ کوئی توقع نہ کی ہوگی۔ سودا اور میر کے دور سے خواجہ الطاف حسین کو دا تنی مصیبت ہوئی ہے اور ملکی قدردانی کے ہاتھ سے ہم آگر یہ ہیں ہاتھ ہوتے ہیں۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ دو تین اب بڑے اور ماہر شخص، جو علم و ہنر پر پورے طور پر حاوی تھے، سوا خوش نصیبی کے سحر فریبوں کی ایک اردست مثال تھی۔ ماسٹر رمازی کے ذہانی اور قدردانی اور ساتھ ہی کو بھی کمال اندیشی سے ہمیشہ منسوب و محتاج رہا اور افکار دنیوی اور ترددات معاش سے اُسے مستقل کی مہلت حاصل ہو۔ وہیں اپنے ایک عُمدہ اور مدھی قوم ہونے کا خیال بھی ہوتا ہے۔ ضرور ہے کہ عہد سلف میں اسلامی حکومت عالم رنگ میں تھی اور اسلامی سوسائٹی پر بالعموم رہبر و فوقیت کی کھلی چھاپ تھی۔ ان حکمرانوں کے ہے، اس کی فضول خرچی اور عیش پسندی نے بالآخر سلطنت کو نیلام کر دیا۔ ہم کو کم از کم تسلم پر دلی کی فضا سے آزاد دیے۔

یہ بات ضرور ہے کہ "قدر مردم بعد از مردن" اور شاید اس عہد میں جبکہ کی تعلیم اور چال سے اور ذہنوں میں نقص اور کوتاہ نظری پیدا ہو جانے سے غالب کی رفعت شان کو لوگوں نے رسمی طور پر تسلیم کر لیا ہو مگر اس تسلیم کے فقدان سے مستعد ہونے کے بعد حکم میں اصلی وقعتی کی تیز گئی ہے۔ ہم کو اس کا دعویٰ نہیں ہے۔ بیشک مغربی لٹریچر کے روز آشنا ہونے کے بعد ہم میں سے اکثر غالب کی عظمت کو جان گئے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ جبتک غالب کا دیوان اور ان کی فراخ ہتنزل حالت میں رہے گی کہ اس ہونے سے نہ ہونا بہتر ہے اس وقت تک ہم اسلاف پرستی کے دعوے میں خیال حکم لانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔

غالب کیا تھے؟ اور ان کی شاعری کس درجہ کی ہے؟ اس کا جواب "جوں جوں ہماری زبان کو ترقی اور ہمارے جذبات و جذبات میں صلاحیت پیدا ہوتی جائے گی" دونوں باتوں کی قدر شناسی اور انکی شاعری کے مدارج پر روشنی بڑھتی جائے گی۔ متقی سے لے کر آج تک اُردو شاعری نے کئی دور طے کئے ہیں لیکن دور بدور اصلاح و ترقی کے اسباب و نتائج پر غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ غالب ایسے خلوت نشین سخنگو آج تک پیدا نہیں ہوا۔ یہ ممکن ہے کہ کسی ایک مصنف کلام میں ان کا سا جوہر کسی سے کم ہو لیکن اُردو شاعری پر مجموعی حیثیت سے جو احسان غالب کا ہے، اگر اس کا کچھ اندازہ کرنا ہو تو غالب کے دیوان کے علم سے خیالات کی جدت اور مضامین کی تازگی کی جو روح افزا کیفیت غالب کے کلام میں موجود

ہیں تحریر فرماتے ہیں:

"مرزا صاحب ہمیشہ مردانے مکان میں بیٹھتے تھے، گرمی کے کھلے اور دو انھ والی اور مٹی وغیرہ کا نظام سب گھر سے ہوتا تھا مرزا جب تک جیتے رہے کی صلاحت رہی ہمیشہ وقت مقرر پر ایک بار وہ ضرور جاتے تھے اور فی اور اُن کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمدردی رکھتے اور اپنی جان سے بڑھ کر اُن کی خوشیات اور آرام کا خیال رہتا تھا کہ جو موتوی اور طلاعت اُن کی گھٹی میں پڑی تھی، اس کی زبان و قلم سے ذکر کی سمت ایسی باتیں نکل جاتی تھیں جن سے واقف آدمی طبیعت کا بے تعلق پر قبول کر سکتا ہے۔ ص۱۱۲

بچپن کی اس دوستی نے کبھی بھی وہ دبی تھی۔ اور کوئی بات تو رہی ہو کی جس سے ان کے دل پر صدمہ رسا ہو۔ سسرال کی جیبیوں اور رشتہ داروں کی کشش محبت کے علاوہ ایک بات اور بھی تھی جو ہمیں کی طبیعت بائی اور یہ اُن مسودہ صفات رکوں کا مجمع تھا، جو حکومت میں صعف آجانے اور عہدہ دار کے ساتھ ساتھ، موجود رہتے ہیں۔ وجود ایسے دم سے محفل و کمل کی زینت بنا ہی کرتے ہیں۔ الغرض ان کا ساوا محلہ ملی حیثیت سے خوابگاہی پُر حسن و تنوع تھا رہا ہو، ہیں اس میں شک نہیں کہ اسی وہ میں کچھ کا وہ خواجہ خاندان کی نازبرداری کا عادی نہیں تھا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اعوان و انصار ہمیشہ ہو کا حوام کی اس طرف تھسر کے حضور نظام علیہ مقام مرحوم کو خواجہ بی مرحوم سے تھی، اس لیے وہ طرف اطراف و اکناف سے پہلے پہلے سارے کو اُن کے دارالخلافہ میں اکٹھا کرنا تھا۔ عام طور پر شروع میں وہ جو خواجہ کے دیکھنے سے متعلق رکھتا تھا مشاعرے روز مرہ منعقد ہوتے تھے مرزا ہے اس میں وہ اعلیٰ حضرت منعور عالم کی آتا تھا۔ مشاعروں کی یہ کثرت ہوئی کہ رات کے تین بجے مشاعرہ کا آغاز ہوتا تھا ہے دن تک ہوتا رہتا اس حال دی کا رہا ہو گا اور جو خواص وقت مشاعرہ میں لڑکوں کا کھیل معلوم ہوتا تھا مشاعرہ کے کمرے زیادہ سے زیادہ گرمی کی رات بھی کرسی دیکھ کر ہیں ہو سکتی ہے اس لیے جو کہ خلاف کورٹ زیادہ اصحاب کی صحبت میں خصوصیت کے ساتھ دلستگی ہوئی ہو کی صاحب دوق رہتے تھے کلام کی اصلاح دینے لگے اس کے مشاق کے بعد یہ منورہ کی عزت عالیہ کے حصہ میں آئی۔ اس سے پہلے بھی عالیہ کی رسائی دربار تک ہو چکی تھی سہرے کا تھیہ بھی اسی زمانہ کی بات ہے جب دونوں

تھے۔ وہ سخاوت بھی خاصی طور سے جانتے تھے اور انہیں بہت عزیز رکھتے تھے۔ سہرے کے معاوضے میں انتخاب سے کسی قدر کشیدگی واقع ہو گئی تھی لیکن ان کی خدمت کے صلہ شاید معاملہ بالکل رفع دفع ہو گیا تھا۔ ۱۲۲۶ھ میں بادشاہ نے انہیں فخر الدولہ دبیر الملک نظام جنگ کے خطاب اور چھ ہزاری خلعت سے ممتاز فرمایا۔ حیدرآباد میں تیموریہ کی بیخ کنی کرنے کا کام بھی ان کے سپرد کیا گیا۔ اور اس کے عوض میں، ہزار تنخواہ مقرر ہوئی۔ مرثیہ کے قطعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے مقربان شاہی کی طرح ان کے یہاں بھی بادشاہ کی جانب سے ہدایا اور تحفے آیا کرتے تھے۔ ایک قطعہ میں "جبہ، روئی، کاشمیر" ہے۔ یہ رائے میں "شاہ پسند دال" کا اور ایک دوسری میں "سیم کے بیجوں" کی رسید ہے۔ اس التفات میر وجہ سے۔ دوسرا غالب کی وہ قدر نہیں کی گئی، جس کا مستحق، ایسے اعلیٰ پایہ کا اہل کمال قدرتی طور پر ہو سکتا ہے۔ بلکہ ایسے آزاد منش اور بے پایہ آدمی کے لئے جو کچھ خاصہ تھا۔ وہ اسی کو بڑی قدر دانی سمجھتے رہے۔ سب قصیدہ سن کر یہ تو فرمایا کہ "مرزا! تم پڑھتے خوب ہو"

حقیقت یہ ہے کہ غالب نے اس وقت کی سوسائٹی کا رنگ خوب بھانپ لیا تھا۔ جو دولت سے حوصلہ دال کی ایسا امید کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ بادشاہ کو بھی جانتے تھے کہ کس کی دعوت شاہ نظر سے زیادہ ہیں۔ وہ بہت بڑے ظرف کے آدمی تھے۔ لیکن اس سب طالعف برداشت کر سکتے تھے گریٹ کی بھیک نہیں کھا سکتا۔ اس سے وہ محروم ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ غالب کا حوصلہ اب بھی محدود تھا۔ وہ بھی سلطنت کی بے اعتدالیوں اور عمال کی خلعت کاریوں سے اپنی دولت بچا نہیں سکا تھا۔ اور نہ رکھنے کی عزت لاحق ہوتی۔

میری تنخواہ جو مقرر ہے — اس کے ملنے کا ہے عجب ہنجار
بیسم ہے، روپیہ کی چھ ابی ایک — خلق کا ہے اسی چلن پہ مدار
تم کو دیکھو تو ہوں تقدیر حیات — اور چھ ابی ہو سال میں دو بار

مری تنخواہ کیجے ماہ بماہ — کاہ ہو جو کہ کوہ زندگی دشوار

اس کی وجہ ظاہر ہے کہ وہ اپنے کاموں کی داد طلب کرنے، اپنی قابلیت پسندی اور عالیشن سے کسی کی منت نہیں کرتے تھے۔ وہ تنخواہ نے بھی بادصف زمانہ کا حال پورے طور پر جاننے کے، بہادر شاہ سے اس بات

ایک مگر خود دیکھئے ہیں:

[illegible] شعور کے رہ پر پہنچے۔ بہت سے [illegible] سے متعارف کرنے گئے [illegible] میں آگیا ہے۔ بادشاہ نے [illegible] کے طور پر [illegible] کو [illegible] کے ذکر کیا، [illegible] دیا، [illegible] پوچھا، [illegible] سے لگے [illegible] بہت جلد انہیں [illegible] سے ہاتھ [illegible] [illegible] میں [illegible] کے چھوٹے بھائی کی وفات [illegible] علاوہ [illegible] علامہ میں [illegible] سے [illegible] نفسی [illegible] عام تھا۔ [illegible] زلیخا یوسف [illegible] [illegible] خاندان [illegible] پرسش کی [illegible] سے [illegible] محزون ہو گئے تھے جب [illegible] سب [illegible] [illegible] انہیں [illegible] [illegible] [illegible]

مداں کو ہو کہتے ہو کہ کیوں جیتے ہو غالب
قسمت میں ہے مرنے کی تمنا کوئی دن اور

ان اگر یہ مصرعوں درد و دنیوی انتشار اور ان کے عذاب نے وقت سے پہلے غالب کے دل و دماغ کو ضعیف اور قویٰ کو مضمحل کر دیا تھا۔ رفتہ رفتہ ان کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ مہینوں گھر سے نہ نکل سکتے تھے حتیٰ بھرنا بہت کم کر دیا تھا۔ نقل سماعت کی شکایت بڑھ گئی تھی۔ ان صحبتوں کے مقابلہ میں اگر وہ بھی موقع کے وقت متنبی بن جاتے تھے تو کوئی تعجب کی بات نہیں

خواجہ غلام الدین صاحب غازی لکھنوی، جو اسی وقت اپنی عام شہرت اور معتمد و ہمیت کی بدولت فارسی کے سب سے بڑے شاعر کی حیثیت سے مستند ہیں، غالب مرحوم سے اپنی ملاقات کا حال ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔ چونکہ ان ملاقات سے غالب کی اخیر عمر کے حالات پر بھی اور کچھ روشنی پڑتی ہے اس لئے یہ حال پورا درج کیا جاتا ہے، جناب موصوف لکھتے ہیں:

"یکم تاریخ مہینے کی ہے اتفاق سے کچھ پڑھنے کا بھی ذکر آ گیا میں نے کہا کہ ایک مجلس یہ ہونے لگی تھی شیدا، کی تھی کہ غالب مرحوم کو بلوا کر جس تعلق سے دلی آ جائے تو ہر ہفتہ سے بھی ملاقات کرنی چاہیئے اور قلی بازوں کا قصہ درمیان کر دیا جائے کہ مسعود حسن جو اور جلیل روکوں سے یہ تدبیر کی۔ اسی میں ایک صاحب ملاقاتی ان کے حیرت پوچھنے لگے کہ پہلے میں ہر ہفتہ سے ملاقات کی بعد میں ہر صاحب وسیلہ جزو تھا۔ یہ بڑا بھاری مسئلہ تھا جس کی حل میں تعجب کا اور کرنے میں سب جاویں بھی بولی تھی۔ میں پر یہ ضعف متواری کہ دلی۔ شیدا بھی یا سی رس کو ضعیف لکھ بیٹھا تھا۔ یہ تھے کہ بیسے رہتے تھے نکلیں بڑے ہوئے رہتے تھے۔ یہ بات غالب ہوں میں خوشامد غالب دیوان کی ان کا سلط دیتے ہیں۔

ہم نے سلام کیا، لیکن بیسے میں رہے کہ ان کے کام تمام کر کے پھر بھی آنے کا قصد کیا تھا کہ حالت بے چارہ کی بچی کے ساتھ اور دل اور ہماری طرف دیکھا ہمارے سلام کا مشکل چارپائی سے اٹھ بیٹھے ہم کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ قلم دان اور کاغذ سامنے رکھا اور کہا "لکھو" سے بسم اللہ بھی نہ لکھی تھی کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آئی تھی کہ کس محض کی وجہ سے مجھ پر یہ مصیبت پڑی ہے۔ میں نے اس کے متعلق یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ [illegible] اس کو [illegible] رکھوں گا۔

اسی طرح دن گزرتے رہے۔ ایک دن صبح کے وقت ایک عورت برقعہ پہنے ہوئے آئی۔ اس نے کہا کہ میں ایک عورت کی طرف سے آئی ہوں جو آپ سے ملنا چاہتی ہے۔ میں نے اس کو اندر بلا لیا۔ وہ عورت اندر آئی اور

[illegible] کی عادت تھی اور کبھی کبھی [illegible] کھیلتے تھے اس لئے [illegible] کو [illegible] سے [illegible] تھا اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کے مکان [illegible] میں [illegible] تھے [illegible] اس کے [illegible] کی [illegible] تھی۔ ایک صاحب نے آگرہ والی کی مبارکباد [illegible] کی۔ آپ نے فرمایا "کون بڑا قید سے چھڑائے۔ پہلے گورے کی قید میں تھا اب کالے کی قید میں ہوں"

[illegible] کہ [illegible] نے [illegible] تھے ایسے [illegible] لوگ [illegible] میں پیدا ہوتے [illegible] جہاں [illegible] کو [illegible] بڑا [illegible] وہاں [illegible] کو [illegible] بے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] بڑا [illegible] کچھ [illegible] [illegible] [illegible]

گ[illegible] یہ پنجاب مستقل دارالعلوم ہوتا ہے۔

[illegible] کی ابتدائی ادوار کے اصول تعلیم کا خیال کرتے ہیں اور عرفی کی علمی رسائی کی جودت اور فکر کی کارفرمائی کا اندازہ کرتے ہیں تو قائل یقین ہو جاتے ہیں کہ صاحب دیوان کے بیٹے نے شاید ہی [illegible] کی عمر ہی سے وہ ستم سہے ہوں گے اور اس اعتراف اس کا مجبور ہوتا ہے خود اپنے فارسی دیوان کے خاتمہ پر کیا ہے جبکہ اگر غالب کے ایک ہم عمر لالہ کنہیالال رعنا کے بیان پر اعتماد کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ غالب کا سلسلہ آٹھ برس کی عمر ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ حکمت سے ایک مثنوی "چنگ نامہ" کے متعلق تھی اور اُسے اس شعر پر ختم کیا تھا۔

بستہ در گردم افگندہ دوست — می مدد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

غالب کے بچپن میں تعلیم کا جو عام دستور رائج تھا وہ حاجی محل رہ ہو یا نہیں اس کے دو راہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ کہ مکتب کا قائم ہو جانا سکتہ اور قرار پانے کی بنا پر ہوں کے باوجود بھی ان کی تعلیم کے ابتدائی مراحل دوسروں کی طرح انہیں مکتب ہی سے طے کرنے پڑے ہوں گے۔ ان کی تعلیم کا اسی درجہ تک ہونا ممکن ہے جس میں کلام مجید کے فارسی ترجمہ کی بالفعل جگہ دی جاتی تھی اور جہاں دستان میں فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے کی وجہ سے، ہمیں ان کا اکتساب یوں بھی آسان تھا لیکن حسن اتفاق سے ہمیں اُستاد بھی ایسے پڑھے ہوئے ملے جس کی تاثیر تربیت نے غالب کو بچپن ہی سے ذہین بنا دیا۔ ذہین تو وہ یوں بھی تھے جو خود اور قدرت حاسہ بھی تھی اس کا ایسے استاد کے فارسی کلام سے طبع ہونا جس نے لفظ کا استعمال، محاورہ کی صحت، بیانی وغیرہ امور کے لحاظ سے وہ فارسی کے صاحب طرز ہیں درستہ بنا سکتے ہیں اور ہی۔ نگاہ کی تھی۔ اُن کے اُردو کلام کی موجودہ حیثیت اُردو شاعری کی [illegible] سے دیکھنے والے اگر ان کی فارسی دانی کو بھی کمال سے ہی تعلق ہیں یہ۔

غالب بچپن ہی سے [illegible] حالت میں ہے۔ دونوں فضل کی صحبت [illegible] سے اس عہد کے صادق اور صحیح نظم اشعار حوالے کئے ہیں۔ اس وجہ سے اُن کے دماغ پر اس کا [illegible] ہوتے ہیں۔ ہمیں [illegible] بھی کر لیتے۔ تاہم ہونہ دو چند تو موجود ہیں جو وقت سے [illegible] کا پتہ دیتے ہیں نوٹ ہیں:

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا — کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

[illegible]

گران تا کب مہ آسماں کہیں یا حلقے

[illegible]

اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں:

[illegible]

میں شیخ فقہ کہتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے پست کہ ہمدرد گریباں کو سمجھ لے  اس بت کو خدا کون سمجھتا ہے کہ کیا ہے

صنائی زبان پر سکتہ طاری ہو گیا ہے اور بلاغت پسند دماغ حیرت میں ڈوب گئے ہیں
[illegible] ہے کہ ہر شعر میں ایک نئی دنیا آباد ہے اور ہر مصرع میں ایک نئی کائنات
[illegible] ہے کہ ہر لفظ سے ایک نیا چشمہ پھوٹتا ہے اور ہر ترکیب سے ایک نئی
[illegible] ہے کہ ہر ایک کی ہر ایک سے نسبت ہے اور ہر ایک ہر ایک سے بیگانہ
[illegible] ہے کہ ہر ایک کی ہر ایک سے نسبت ہے اور ہر ایک ہر ایک سے بیگانہ
[illegible] ہے کہ ہر ایک کی ہر ایک سے نسبت ہے اور ہر ایک ہر ایک سے بیگانہ
[illegible] ہے کہ ہر ایک کی ہر ایک سے نسبت ہے اور ہر ایک ہر ایک سے بیگانہ
[illegible] ہے کہ ہر ایک کی ہر ایک سے نسبت ہے اور ہر ایک ہر ایک سے بیگانہ
[illegible] ہے کہ ہر ایک کی ہر ایک سے نسبت ہے اور ہر ایک ہر ایک سے بیگانہ

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا  اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو  یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح  کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گسار ہوتا
رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا  جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا
غمِ عشق تو اسدؔ ہمیں ستمگر ہی مار ڈالا  اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

دھمکی میں مر گیا جو نہ باب نبرد تھا  عشقِ نبرد پیشہ طلب گارِ مرد تھا
تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا  اڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا
تالیفِ نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں  مجموعہ خیال ابھی فرد فرد تھا
دل زلفِ عنبریں کو دراز اپنی کہہ گیا  کس کا دماغ تھا جو سخن گستر تھا
سرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس تھی  تسکین اضطراب امید نبرد تھا
میں نے کہا کہ بزمِ ناز چاہیے غیر سے تہی  سن کر ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا
اک دل کی بات تھی سو وہ مدت ہوئی گئی  اک عرض تھی سو آج میں تجھ سے نہیں رہی

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک  کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
دامِ ہر موج میں ہے حلقۂ صد کامِ نہنگ  دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک
عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب  دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک
پرتوِ خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم  میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک
غمِ ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج  شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

کوئی دن گر زندگانی اور ہے  اپنے جی میں ہم نے ٹھانی اور ہے
آتشِ دوزخ میں یہ گرمی کہاں  سوزِ غمہائے نہانی اور ہے
بے خطر کود پڑا آتش میں عشق  عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی
دلی تمنا پر نہیں آتی  کوئی صورت نظر نہیں آتی
موت کا ایک دن معین ہے  نیند کیوں رات بھر نہیں آتی
آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی  اب کسی بات پر نہیں آتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غالب کے دیوان میں بہت سے شعر معنوی خوبیوں سے مالا مال ہیں جو بوقت اور دقت معنی کے انتظار سے معلوم ہوتے ہیں۔ انصاف پسند حضرات سے یہی امید ہے۔ ایک شعر:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس میں مطلع ملا کر پانچ شعر ہیں جو ایک ہی قافیہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور قطعہ ہے

جس کا مطلع ہے

اگر کوئی شخص اس قطعہ کو بغور پڑھے تو اس پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہ قطعہ بھی عام قطعات کی طرح ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قطعہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہ قطعہ بھی عام قطعات کی طرح ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قطعہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہ قطعہ بھی عام قطعات کی طرح ہے۔

اس قطعہ کے علاوہ ایک اور قطعہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہ قطعہ بھی عام قطعات کی طرح ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قطعہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہ قطعہ بھی عام قطعات کی طرح ہے۔

ہم نے اپنے مضمون کو یہاں تک پہنچایا ہے اور اس میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے اس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہ سب کچھ عام سا ہے۔

| | |
|---|---|
| | |
| | |
| | |
| | |
| | |
| | |

اس کے بعد ہم نے اس قطعہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں

کو بھی مزا آجاتا ہے۔

## مرزا غالب

غالبؔ فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص کے لئے ہر چیز کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ مجھے میرا دیوان مل جائے تو میں دنیا کی کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا۔

کرے کیا کہ دل بھی جو مطلب کی مشکل سے ہو
ہمارے لئے تو بس دیوان ہی بہتیں

غالبؔ کو اپنا دیوان جس قدر عزیز تھا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کے متعلق [illegible] ادب کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]

# شیکسپیئر بند نظیر اکبر آبادی

tragedy

حسیر عظیم آباد

آپ بیتی

## اکبر الہ آبادی

## شوق قدوائی

## سرور بہرور

## [illegible] بقا

[illegible] ہے۔ [illegible] کے دادا اور [illegible] ہیں۔ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# جمال اختر

حضرت علامہ کے دیکھنے کے لئے [illegible] اور دل و دماغ میں جب تک اس کی فوقیت [illegible] کردہ تحقیق اور نظر سے کام نہ لے، جب تک اصل حقیقت کا انکشاف نہیں ہوتا۔

ایام طفلی، آغاز شباب، سیاحت، ملازمت، شادی، اولاد کے معاملات میں اس عظیم آدمی کا رویہ اور حصول کمال و عزت مقصود ہیں جن کے لئے [illegible] کرنا پڑتا ہے یہ سب کچھ ہمارے لئے [illegible] ہے۔ اس لئے جب کسی ملک یا شہر کی سیر کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو پہلے ہمیں تمہید کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسمی وقت پابندی سے ریل چلتی ہے اور ہر اسٹیشن پر ہمیں کی اس کے ساتھ اینڈ کا ٹائم بک بھی چھپے ہوئے کون کون سے مشہور مقامات دیکھنے کے لائق ہیں اور کتنے وقت میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ہمیں بھی ریلوے ٹائم ٹیبل کی طرح مختلف دفاتر سے تاریخ وار معلومات درکار ہیں کہ کب کس وقت آدمی، حوالی کا [illegible] اور صحیح پیدائش کا اور یہی بے فکری کا زمانہ اور [illegible] کس عام سے [illegible] پر اس فہرست کو ختم کرتا ہے۔ [illegible] کرتے ہیں [illegible]

حسرت برآں مسافر بیکس کہ بر وطن [illegible]

دعا، دعا یہی دیا، جس پر عام رستہ تک پہنچے پھر [illegible] اسی کی نسبت بزرگان دین فرماتے ہیں:

حضرت علی: "اس گھر کی حالت کیا بتاؤں جس کا سردار دنیا سے [illegible] جا چکا ہو"

[illegible]

حضرت ابوبکر: "[illegible]"

حضرت عمر: "جس نے دنیا سے دل لگایا اور [illegible]"

## سے بڑا مصور کیا؟

اسی بے مثال عالم کی تصویر اس اشعار میں کھینچی گئی ہے۔

"حقیقت میں جو دیکھا جائے تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس قدر ذکر خیر کیا جائے کم ہے۔ قطعہ تاریخ:

ہ عدہ ہے کہ ترجمہ بالمعنی بہت جلد رنگ بگڑ دیتی ہیں۔ بھی ہ اق علامہ شبلی نعمانی ہ
ساری کا جو ہ ترجمہ و تالیف و تصنیف کا شوق ایسی مصروفیتوں سے قبل ہی ہو گیا تھا۔ ہ ق کے ہ ق
سلیم سے بھی رنگ اڑا، مستورع کیا۔ ہ ھر کمسوں ہونی ' ہ ھر مرے گا ہ ا یہ ہ ا ن ا ر ہ ے
ہ ر سلسلہ کی یہ عادت ہو کہ ' ہ ر ہ ا ر کسی ہ ر ہ ری ہ ر ہ ں سے ہ ر ہ ر ہ ت کو ہ ے ہ ر ہ ں ت ق ی
ہ ر ہ ری ہ ں بھی ہ ع آ ر ہ ں ل ے ے ے

کا بنا دعویٰ ان کے ناقص نقادی پر تنگ جائے۔ اس سرپرستی صاحب کی مدد و ہمدردی سے الرتجو ہیں
نکلیں کہ حضرت اخگر کی بیاض اس سے سوا مستحق داد تھی۔ واس میں تو شاید ہیں کہ مستی صاحب کی رائے حق
بجانب اور بے لوث ہے۔

حضرت اخگر کی ہمدردی اور ہمدلی [illegible] حضرت داغ دہلوی [illegible]
عبدالحی صاحب تجود مداحوں محشرت عظیم پوری کی تقریظ کے جید علماء و فضلاء کی رایوں کے [illegible]
محزن تاثیر پر ریویو کرتے وقت لکھے تھے۔

"اس سے قطع نظر یہ بات بھی [illegible] کہ [illegible]
وشمن حق کے دیکھنے سے [illegible]
مسموں کی [illegible]
وہ جس کا [illegible]
ترجمہ بھی [illegible]
اور پھر بھی [illegible]
بیان سے [illegible]
گنجلک فلسفہ [illegible]

راقم نے بھی مرحوم کی مثنوی پر ایسی مطبوعہ رائے ظاہر کی تھی جس کے چند اشعار یہاں پر نمونے کے طور پر دیئے جاتے ہیں کہ کلام اخگر کی خصوصیات کی اجمالی کیفیت کا اندازہ ہو جائے:

وہ شعر سے ساحت سے شغف — مسلسل سب، حسن کسوت دہ
وہ ہر قافیہ چست، مدکش زبان — وہ ہر ترکیب، دلآویز و سنجیدہ
وہ لطف زبان اصطلاحوں کی جو ہی — وہ پختہ [illegible] ساتھ
زبان شستہ ہے فصاحت ہے روز مرہ — سخن میں ہے رنگینی رنگ عل تر
ہیں نام کو نام آور و اسی میں — کلام ست مصور آمد سرا سر
کہیں بزم میں رنگ و خشش دکھائے — کہیں رزم میں تیغ عاشق دہر
کہیں انقلاب زماں کا ہے توڑ — کہیں کوہ بے تاب و ہیبت ہے پیکر

پر کیا کریں کہ ہے ابھی عالم شباب کا

دوسری جگہ لکھتے ہیں :

غایت بے تقیدی ملاحظہ ہو:

قطعات ملاحظہ ہوں:۔

دل مرا شیفتہ، مذہب کس کا ہے ترا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# مرزا سودا مغفور

[illegible] میں کوئی شک نہیں کہ سودا کے ہم عصر بھی ان کی شاعری کا [illegible] سے لوہا مانتے تھے۔ یہ بات الگ ہے کہ ان کی قدر و منزلت میں کمی [illegible] کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ سودا کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ [illegible] کے بعد بھی ان کا کلام [illegible] کے ساتھ پڑھا جاتا رہا۔

[illegible] ان کے خطوط و اشعار محفوظ ہے جس میں دونوں [illegible] ہیں
[illegible] ہے [illegible] اس لئے تحریر کی [illegible] ہیں بھی [illegible]
[illegible] ان کی حق [illegible] سے ثابت ہوتے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] پیش کیا لیکن [illegible] ۲۲ برس تک وہ [illegible] ورت
کی [illegible] کرتے رہے اور اس اثنا میں [illegible] کی [illegible] بھی [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہوتا تھا کہ [illegible] ہوتا تھا [illegible] اٹھنے کی [illegible]
[illegible] تھا [illegible] ایک فارسی [illegible] اس واقعہ [illegible] ہے

[illegible] کی [illegible] ختم ہوا اور [illegible] بلکہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

## قطعۂ تاریخ

بہار جوش پہ ہے اور بنی ہے کیفیت — سرور سب کو ہے کہتے ہیں مستقی دوراں
خوب بخت جوانب کوتہ و بیش خیر — ہوا ہے سال جلوس اس لئے چراغ ہند

[illegible] اس قطعہ [illegible] کو بہت پسند کیا [illegible] علاوہ [illegible] کو [illegible] میں [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ہے اور بہت جلد ہے بہت ہدایت [illegible] ساتھ قطعۂ خاص میں نوشش کا مسودہ [illegible] ل ہے
[illegible] کھا ہوا بہت سرسبز ہے اور بہت اس کی ہمچو [illegible] نصیحت [illegible] کلزار [illegible] اور [illegible] ہے
[illegible] ہیں اور بعض متفرق مزے [illegible] اسی اثنا میں [illegible] سنو [illegible] اور [illegible] بھی [illegible] کو
خاں اور منشی یوسف علی صاحب [illegible] جو [illegible] ہے [illegible] حسن علی کی [illegible] اس کی [illegible] ہے [illegible]
جاتے تھے [illegible] ہفتہ [illegible] اور اسی [illegible] ہیں ہوا لیکن جب [illegible] اور [illegible] کے
[illegible] تھے [illegible] اور [illegible] حسن [illegible] اور [illegible] ہوا [illegible] پور میں [illegible] تھے [illegible]
صاحب [illegible] جائیں [illegible] بھیجے اور [illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

# تشبیہ

ان کے لئے منظور کی گئی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# ذکر نواب حافظ رحمت علی خان بہادر

[ ... ... ...

[illegible]

**راجہ پنڈدادن** [illegible]

**فرید دین جدہ** [illegible]

**غنی یار خاں** [illegible]

انہیں کے اہتمام سے تعمیر ہوا تھا۔

**نوشی رقمیں**

یا پھر اور وقت ان کی ماتحتی میں تھی۔

**اسٹرنگ**

کے زمانہ میں تھے۔

**رسٹلہ حد**

**تشہ حبنگ**

**میے عبیلہ**

ان کو مار ڈالا تھا۔

**منیر ملک** [illegible]

**ملا علی خاں مدہوش** [illegible]

**رفعت ملک** [illegible]

علالت تک خدمت دیوانی پر مامور تھے۔

**ملا علی خاں** [illegible]

**ملا سید خلیل** [illegible]

**محمد علی خاں** [illegible]

**نجیب الدولہ** [illegible]

کو بہت چاہتے تھے۔

— ایڈیٹر (نومبر ۱۹۴۱ء)

# نواب سالار جنگ ثالث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہی نشاطِ اعلیٰ جب جوش رقص نے — وہی بنا پہ دلکش سے حسنِ بے حجاب
ہر ایک حکم سے بالفرض ہے کشادہ — کھلی ہیں حوصلہ و بوں کے خانہ
یہ ہے ہمارے سالار جنگ کو دیوں — وہ سیرِ دل ہے جو ملک کی تعمیر
ہیں تنگ جیسے جوش کو سب بہ کہتے ہیں — شہر دلی ہے جو نفس رب قدیر

مری زبان پہ آیا یہ مصرعہ تاریخ
حسن تمنا سے کہ گلستان دل ہے

۱۹۱۲ء

رہے دل کی ہوا سے کہ حسن حاصل سے خوب ہو رہا ہے

ہے کہ کشمیر سے دل عزت خواہاں — کسی دل تقاضا کی خوب اس کو ہے
کہو دل یہ فرمائش سے تم بھی اب حاضر — زمینوں کے دیوانی ہے وصف کے کوئی

— ایڈیٹر (ستمبر ۱۹۱۲ء)

## سالار جنگ ثالث

### عماد الملک

[illegible]

— ایڈیٹر، اگست ۱۹۱۶ء

## مسٹر پی ایم ماما پاری

[illegible] سے چوتھی قوم [illegible] ہو گئی ہے [illegible] ہو [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] ہو [illegible] ہے

# مسٹر حیدری ذلے

ریذیڈنسی سکرٹری دولت آصفیہ حیدرآباد دکن

[ ... ]

جان دینے سے تو انکار نہیں ہے لیکن ... مرنے سے پہلے واقعی مشکل ہوتی ہے

... ]

[illegible] ہے جس میں [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

میں بھی بڑا خصوصیت تھی کہ آپ کی دوستی کی تکلیف دہ دور کو دیکھ کر سے عہدہ برآ ہوتے تھے۔ موجودہ دور
کی بہبود و بہتری و فلاح کے لیے [illegible] خصوصیت کا حامل و قابل قدر ہے۔ جب کہ دوسری ہوئے
طور پر [illegible] ہیں جو کہ پیسے کے فوائد کی خاطر کی جاتی ہے۔

مسٹر حیدری [illegible] کے ساتھ ساتھ [illegible] نہ صرف آپ نے [illegible]
قومی مسلمان [illegible] وقت ایک قابل فخر بات تھی چنانچہ ۱۹۰۰ء میں [illegible] ڈون ولیم اسے [illegible]
جنرل سیکرٹری [illegible] آپ [illegible] حساب سے ایک خدمت عطا فرمائی اور آپ [illegible] میں منتخب کیے گئے۔
[illegible] کی [illegible] کی بدولت [illegible] آپ کی قدر کرنے لگے۔
چونکہ [illegible] کی [illegible] کا احساس، قومی درد اور اصلاح تمدن و معاشرت اور آپ کو بچپن
سے [illegible] آپ نے [illegible] کی اور ایک مدرسہ دیر حمایت اہل اسلام، [illegible]
میں قائم کیا جس کے آپ [illegible] اور یہ مدرسہ آج تک قائم ہے اور خوب ترقی کر رہا ہے۔

۱۹۱۹ء میں [illegible] سے [illegible] کو گئے اور وہاں بھی آپ ہمیشہ قومی کاموں اور
سوشل [illegible] میں [illegible]

۱۹۲۵ء میں [illegible] اور آپ وہاں ۳ سال تک رہے اور وہاں سے بحیثیت
[illegible]

۱۹۲۸ء میں [illegible] کی بھتیجی سے [illegible] مسز حیدری [illegible] طبیعت [illegible] ہیں [illegible] ایک [illegible] ہیں [illegible] آپ کی
بہادر [illegible] مسز حیدری کی [illegible] ہے کہ آپ کو علم صاحبہ بھی [illegible]
[illegible] حسن [illegible] عزت [illegible] تعلیم و تربیت [illegible] ان [illegible] بھی [illegible]
[illegible] کے لیے [illegible]

[illegible] میں [illegible] آپ [illegible]

آپ ریاست حیدرآباد کے ہندو مسلمانوں کے اتحاد میں آپ نے تحریر و تقریر سے جو کوشش کی آپ کی
یک بردست ایسے (حل و فیصل مضمون) انگریزی میں جو بمبئی کے مشہور رسالہ راست گفتار کے مضمون
کے ساتھ ہی کتابی صورت میں چھپا ہے اس کی بہت سی کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ اکبر حیدری تحریک
کے سب سے اول صوبہ جات ہندی سیوہ سمتی کی کوشش سے ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے
حاصل ہوئی۔ ۱۹۰۷ء میں گورنمنٹ آف انڈیا نے اس تحریک کو اپنی سرکاری پالیسی میں قبول کر لیا اور
ان احتیاجات کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جس کے آپ ایک ممبر تھے۔ آپ نے
کئی ماہ کی محنت سرمار کر کے ایک ضخیم رپورٹ تیار کی جس میں ہندوستان کے مختلف حصوں کی
رپورٹ لکھنے کے متعلق کی۔ آپ نے اس کام کو اس خوبی سے انجام دیا کہ گورنمنٹ نے اظہار خوشنودی کیا۔

ان اہم فرائض و خدمات کے ساتھ ساتھ آپ اصلاحی و قومی معاملات میں ہمیشہ عملی دلچسپی لیتے رہے
چنانچہ ۱۹۰۸ء میں آپ نے انجمن علی گڑھ قائم کی۔

حیدرآباد دکن کی پرورش و تقریر کی ذمہ داری آپ کے سپرد رہا ہے۔ جہاں
کہیں ہندوستان میں کوئی دینی یا علمی تحریک اٹھی آپ نے اس کو اپنا لیا۔ آپ نے اس کو نئی زندگی
ہندوستان بھر کے لیے مرکز نظر بنا دیا۔ وہاں کی [illegible] حیدرآبادی ہے۔ ہندو کے لئے مسلمان بھی
اگر قابل قدر کام کا جذبہ رکھتے ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہوئے ہیں
حیدرآباد میں اصلاح فن تعلیم کا مسئلہ درپیش ہوا تو اس کی ذمہ داری [illegible] پر
پڑی اور آپ کی خدمات کو [illegible] ہے [illegible] گورنمنٹ نے [illegible] آپ
کو ڈائرکٹر تعلیمات کے فرائض سپرد کئے۔ آپ نے تعلیمی و تعلیمی معاملات سے متعلق جو رپورٹ
قریب سترہ سو صفحات کی تیار کی ہے اس کے مطالعہ سے [illegible] آپ کی [illegible]
[illegible] ہے [illegible] آپ کی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible] ہے [illegible] آپ کی

[illegible]

[illegible] اور خان ساگر اسکیم کی سفارش کی۔

[illegible]

ہمیشہ قوت و محنت کا باعث ہوتا ہے۔ [illegible] کے [illegible]
کے [illegible] میں [illegible]
کی [illegible] اور [illegible]
آب و ہوا [illegible] زرخیز [illegible]
یہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [

اعلان کی قوت اور دی کو کہیں نہیں گیا ہے

مسٹر حیدری کا مزاج چونکہ محنت عمل پسند واقع ہے، اس لئے آپ حال پر قناعت استقبال کے زیادہ موجہ کرتے ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ بہ نسبت آئندہ خیالی، کے پر یکٹکل، عملی ہونا زیادہ مفید ہے۔ ہر کو نے پالیٹکس میں موجودہ حالات و شرائط کا لحاظ سب سے مقدم کرنا چاہیئے "آج کا دکھ آج کے لئے اب سے کل کی مشکلات کل پر چھوڑ دو"

مسٹر حیدری بحالت حالات کے سخت حفاظتی دباؤ میں اوقات واقع ہوئے ہیں۔ صداقت پسند ہیں، دن رات میں مشکل آپ کو کھٹکا آرام کرتے ہیں۔ ذمہ داری و کثرت پروری آپ کے بڑے اوصاف ہیں۔ کئی رشتہ دار بیواؤں، دوست سے غریب یتیم و یسیر بچوں کا اور بہت سے سرب دو اسقرلی کا بوجھ آپ پر ہے اور تنخواہ، مکانین و بکسوں وغیرہ آپ فراموش نہیں کرتے۔ آپ میں مشکل الحفظ واقع ہیں عفو اللہ کی صفت بھی ہے۔ آپ کو پی صاحبہ احوال وخلق مجسم بیگم صاحبہ اور بیاری بچوں سے بدرجہا غایت محبت ہے۔

اس وقت آپ کی عمر ۴۳ سال ہے سرکار عالی میں آپ کا درجہ منصف اکونٹنٹ جنرل ہے صدر محاسبی بمشاہرہ دو ہزار پاکیسو سکہ میری ہے اور نظام سرکار میں آپ معتمد عدالت دیوانی و امور خارجہ بھاں آپ کی تنخواہ قریباً تین ہزار روپیہ ماہانہ سکہ شاہی بڑتی ہے اور حال میں نظام گورنمنٹ نے اور راہ قدردانی آپ کی خدمات میں ۳ سال کی اور توسیع کی ہے اور سہ نصوبہ ماہانہ کا اور اضافہ منظور فرمایا ہے جس سے اب آپ کو ۳ ہزار ماہانہ ملنے کا جس کے آپ ہر صورت مستحق ہیں۔ اور اب آپ کی تنخواہ اعلیٰ سے اعلیٰ بورڈ پر قبضہ ارکان سرکار نظام و سرکار انگریزی کے ہم پلہ ہے۔

ایک شریف ۴۳ سالہ مسلمان شخص کے لئے ترقی کے اس مراتب و مدارج پر محض اپنی ذاتی کوشش و لیاقت کی بدولت پہنچنا بلکہ کم کامیابی نہیں خصوصاً جبکہ اہل ہند کے لئے خواہ مسلمانوں کے لئے خصوصاً ترقی کی راہیں تنگ دھندلی ہیں اور شرائط بہت سخت۔ فطرت نے ہر شخص کو مختلف قابلیتیں عطا کی ہیں۔ ہر شخص کی استعداد و قابلیت دیگر کیڑ بھالنا اخر مزدور۔ دیانت، خاندانی خصوصیات، صحبت، تعلیم وغیرہ مختلف ہوتی ہیں۔ مسٹر حیدری کے خاندان نے متعدد پارسیوں کے قدرت وظم کے ذریعہ سے ریاست و نظام پر حکومت کی۔

اس وقت آپ کے خاندان میں کئی انڈین سول سرونٹ و ڈاکٹر و انجینئر موجود ہیں جو کہ سب ہی ریاست میسور ہائی ہیں جو اب صاحب بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای کے سب آپ کے خاندان کا زندہ تعلقات ہیں۔ مسٹر حیدری کے گذشتہ ۱۵ سالہ مختلف تجربات ملازمت کے علاوہ سے جس طرح آپ اس وقت سلطنت

— حافظی (جون ۱۹۱۳ء)

## نشی کانت چٹوپادھیے

# مسز کرونچی نامہ

ا [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[

لکھن سی ہے ہار کو شخصیت و شہرت میں وہ درجہ حاصل ہوا جو مس تورودت آبجہانی اور مسز سروجنی نائڈو کو حاصل تھا۔ آپ نے اس حقیقی دوست سے اب تک مادر ہند کے ان ہی دو سعادت خوار حوش نصیب بیٹوں و ماں جیسی تورودت اور مسز سروجنی نائڈو کے نام ہی انگریزی ادب کے آسمان پر آفتاب و ہتاب دیکھ رہے ہیں۔ ان ہر دو محبوبوں کی دلکش شاعری کے نظر انگریزی میں ایک جدید پیرایہ ملحوظ رکھا اور ان کے قیس کی عظمت اور فضائل کی تعریف انگریزی نظم کے گلزار میں عجیب و غریب طرح پر پھول کھلائے ہیں۔ مسز سروجنی نائڈو نے ایسے جیتے جاگتے مس تورودت کے اتنی عظمت دی کہ وہ ایک عدد مس فراوی اور حوش فکری کے زیادہ ترقی و ہیبت یافتہ نمونے دیے کے ساتھ بیٹھ کر انگلستان کے مشہور شاعر مسٹر ڈیوڈ گاکس نے ان دونوں شاعرہ خواتین کا باہمی مقابلہ کرتے ہوئے لکھا کہ:

"تورودت کی طبیعت نہایت عمدہ اور پاکیزہ ہے۔ لیکن عصمت کی کمسنی، علالت و تنہائی اور سخت مخالفانہ ماحول و ماحول کے نہایت دردانگیز دھکا گزار واقعات کے باعث ان میں کچھ ایسی قابل معافی کمی رہ گئی ہے جس سے نائڈو کے تازہ اور پختہ کلام میں کوئی بات میں ایسی نہیں پائی جاتی جو سخت تنقید میں بھی قابل گرفت معلوم ہو سکے۔"

مسز سروجنی نائڈو ۱۳ فروری ۱۸۷۹ء کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئیں۔ ان کے والد ماجد ڈاکٹر اگھورناتھ چٹوپادھیائے ڈی ایس سی (لندن) مشرقی بنگال کے ایک معزز اور موقر خاندان کے رکن رکین ہیں۔ ان کا خاندان سنسکرت میں سند فضل و دیگ کے لحاظ سے کاست بنگال میں سب سے مشہور ہے۔ ڈاکٹر اگھورناتھ چٹوپادھیائے ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بھوپال حیدرآباد میں انگریزی تعلیم کی داغ بیل ڈالی۔ آج حیدرآباد میں جو کچھ اس نام سے واقف ہے اور حیدرآباد کے ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے لوگ ڈاکٹر صاحب کی عزت و ان کے خاندان سے عقیدت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہاں کے سررشتہ تعلیمات کی مختلف خدمتیں انجام دیں۔ مدت تک وہ معائنہ اضلاع کے سررشتہ پر مامور رہے۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے وظیفہ لینے کے بعد اب سال ڈیڑھ سال سے اپنے وطن مالوف میں رہنا اختیار کر لیا ہے لیکن ان کی روحانی حسنیں اور پاکیزہ اخلاق کی یاد اور سال کی سادہ طرز زندگی کا ایک اثر ہے کہ وہ اب بھی باقی ہے۔

مسز سروجنی نائڈو ڈاکٹر صاحب کی سب سے بڑی اولاد ہیں۔ ابتدائی تعلیم حیدرآباد کے مشہور

مینٹ جارجس گرامر اسکول میں ہوئی۔ بمصداق "سالے کہ موست از بہارش پیدا" شروع ہی سے فرمولی تا
کے آثار موجود تھے۔ سولہ برس کی عمر میں دراس یونیورسٹی کے امتحان میں برٹرگولیشن میں کامیابی حاصل کی ۱۸۹۵ء
میں سرکار نظام کی جانب سے سفارش وظیفہ انگلستان بھیجی گئیں انگلستان میں ۱۸۹۰ء تک قیام رہا۔ اس
زمانہ میں کچھ دنوں تو لندن کے کنگس کالج میں تعلیم پائی اور باقی ایام مشہور زمانہ درس گاہ گرٹن میں بسر کئے
۱۸۹۸ء کے ستمبر میں حیدرآباد واپس ہوئیں اور سی سال دسمبر میں ڈاکٹر ایم۔ جی۔ نائڈو کے ساتھ جو ڈبرا
یونیورسٹی کے ایم۔ بی۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ شادی کرلی۔

مسز سروجنی نائڈو کو بہت کمسنی سے شعر کہنے کا شوق ہے اپنا وہ بیان کرتی ہیں

"ایک روز جبکہ میں گیارہ برس کی تھی جغرافیہ کا ایک سوال حل سے حل نہیں ہو رہا تھا میں
اس کو حل کرنے کی کوشش میں بہت پریشان ہو رہی تھی اور اپنی ناکامی پر بہت افسوس کر
رہی تھی۔ سوال تو حل نہیں ہوا۔ لیکن اس کے عوض خود بخود ایک پوری نظم میرے دل میں
آئی۔ میں نے فوراً اسے قلمبند کرلیا اور اس دن سے میری شاعری کی ابتدا ہوئی"۔

جب یہ مسز سروجنی جب وہ انگلستان پہنچیں تو انہیں شعر کہنے میں خوب کمال حاصل تھا۔ وہ کئی بہت
ضخیم اور پاکیزہ نظموں کی مصنف بن چکی تھیں۔ ایک آدھ دلچسپ ڈرامہ بھی لکھا تھا۔ غرض وہ اس وقت
ایک بہت اچھی شاعرہ تھیں جب سروجنی نائڈو فرمولی تا جیلیز انگلستان میں بڑی حیرت و رغبت کی
نگاہوں سے دیکھی گئیں۔ اس کا اندازہ مسٹر آرتھر گامکس کے مندرجہ ذیل بیان سے ہو سکتا ہے

"سروجنی جیسا یہ دھیلے جیسا کہ وہ اس وقت کمسن تھیں جب پہلے پہل ہندوستان سے آئیں تو
وہ ایک سولہ برس کی لڑکی تھیں۔ مگر اسی عمر کی انگریز لڑکی سے وہ اتنی ہی مختلف تھیں جس
قدر کہ کنول یا گلاب بھی سوسن سے الگ ہوتی ہے۔ ان کی دماغی بیئت مشرقی ادب کی بھی جزئیات
طور پر مطالعہ کیا تھا اور دنیا کی معلومات میں عمر کے لوگوں سے بدرجہا فائق تھیں"

مسز سروجنی نائڈو کی اس وقت کی شاعری کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔

"ان کا کلام تمام ظاہری صورتیں، الفاظ، قافیہ کے لحاظ سے نہایت دلچسپ اور جذبات
و خیالات کی نظر سے بے عیب تھا"

مسز سروجنی نائڈو کی شاعری کی ابتدا کی طرح اس کے ارتقا کی تاریخ بھی بہت دلچسپ ہے مسٹر

دلچسپی رکھتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ قسم سے لے کر وحیت اور یہ دی کی محنتوں نے ہندوستان کی خواتین کو اس دل بہلانے والے لطائف سے کام لے کر اپنے داخلی نور کی ستاروں سے دنیا کو منور کر سکیں۔ لیکن ان تمام مراعات کے، وہ وہ جب کسی خوش نصیب خاتون کو اہم فن کار پر اس ثروت و وقعت کے ساتھ نمایاں ہوتا ہے، وہ حقیقت میں نہایت قدر دانی ہوتی ہے خصوصاً ایسا نام جو نہ صرف فرقہ نسواں کے لئے بلکہ سارے ملک کے لئے فخر و ناز کا باعث ہو، ہمیں مسرت فخر ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو عورتوں کی دماغی ترقیات کے خلاف ہیں سر سید حمی، بڑودہ کی اعلیٰ تعلیمیوں سے عبرت حاصل کر کے اپنے معروضہ توہمات کی اصلاح کر سکتے ہیں: ؎

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

؎ سید خواجہ شیدی (بی اے ۱۹۱۲ء)

## بابو رابندر ناتھ ٹیگور

آپ ہندوستان کے مشہور اہل قلم اور قومی شاعر ہیں۔ حال میں آپ کے اہل قوم نے کلکتہ ٹاؤن ہال میں مجمع کر کے آپ کے ان پھولوں کے ہار ڈالے اور آپ کی علمی خدمات کا اعتراف کیا۔ ایک زمانہ تھا کہ ہے تعلیم یافتہ ہی ایسی زبان سے دشمنت کرتے تھے اب وہ بات جاتی رہی ہے۔ اب وہ اس کی طرف محبت و قدر سے دیکھتے ہیں۔ رامائن ہونے بنگلہ زبان میں قوم اور ملک میں اتحاد اور قربانی کے خیالات پیدا کئے ہیں یہی وجہ ہے کہ قوم ان کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتی ہے

آپ کی پیدائش ۱۸۶۱ء میں ہوئی۔ آپ مہارشی دیوندر ناتھ ٹیگور کے خلف ارشد اور دوارکا ناتھ ٹیگور کے پوتے ہیں۔ آپ کا خاندان علمی سرپرستی کے لئے ہمیشہ مشہور رہا ہے۔ سہارک ہے وہ خلف اور وہ قوم جو اپنے اہل علم کی قدر و عزت کرتی اور اس کا عملی ثبوت دیتی ہے۔

(بذیل تصریح تصاویر: اپریل ۱۹۱۶ء)

# راجہ رام موہن رائے

## تمہید

[illegible]

زمیں کے نہ ہے آسماں کے نہ ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

متاثر ہونا ناممکن تھا۔

**سرکاری مداخلت** [illegible]

**کلکتہ کی سکونت** ... مسند آرا کے چند دور جدید کے حدود ... کلکتہ میں
... نہیں ... ایسے اصول اور ... کو ... ۱۸۱۹ء ... سے ...
... کے ... ترقی ... ہفتہ میں ایک ... مقدمے ...
... ۱۸۲۰ء ... ان کی ... ۔ ... ۔ ... ۔

ذی مقعول اسداد اس کا نہیں ہوا تھا۔

## نگریزی تعلیم کی نوعیت

کو ورسیٹ کا مقابل بنا دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوستوں سے دلوایا۔

[illegible]

## یورپ کا سفر

[illegible]

## راجہ رام موہن رائے کی وفات

[illegible]

[illegible] کے معاملات پر تقریریں کیں۔ ۱۲ اکتوبر کے جلسے میں انہوں نے کہا کہ آزادی اور بہبود کے سوا کسی
چیز سے [illegible] کو جنگ آزما اور [illegible] کو [illegible] کو اس ماموں [illegible] نے [illegible] کیا۔ ۱۰ اکتوبر کو [illegible] کے اشتعال دوستوں نے [illegible] کو کسی مندر دیا بستی رسہ [illegible] کی خبر کو دی کر دیا۔ ۱۸۴۲ء میں [illegible] بوڈار کا ساتھ [illegible] کی [illegible] نے گئے تو [illegible] نے [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کے ایک [illegible] خوشحال [illegible] میں [illegible] کو دیا اور ایک [illegible] مستقل [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے [illegible] ۱۸۴۲ء میں ان کی [illegible] یادگار میں [illegible] کیا گیا۔

## راجہ رام موہن رائے کی زندگی کا سبق

[illegible] تو [illegible] رام موہن رائے کی زندگی اور ان کے [illegible] سے سبق [illegible] ہو سکتے ہیں لیکن ہم یہاں وقت [illegible] کی [illegible] باتوں کی طرف [illegible] توجہ [illegible] کو [illegible] چاہتے ہیں۔ ہماری [illegible] یہ [illegible] [illegible] [illegible]

— منوہر لعل ضیا (اگست ۱۹۱۰ء)

**پنڈت مدن موہن مالوی**

# تماشبی داس

سال و مقام پیدائش

[illegible]

# فیصلہ

اللہ اکبر

ترجمہ

ترجمہ

ترجمہ

ترجمہ

جنوری خود حقہ تو در تمام "

خان خانان سے زوستی

مہاراجہ جان بسنگر سے محبت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## اخبار نویسی کا ابتدا

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ۰ | ۲۳ | ۰ |
| | ۰ | ۵۰ | ۵ |
| | ۹ | ۵۰ | ۵ |
| | ۰ | ۰ | |
| | ۰ | ۰ | ۱ |
| | ۳ | ۰ | ۰ |
| | ۴ | ۵ | |
| | ۹ | ۳ | ۱ |
| | | ۰ | ۴ |
| | ۱۵۵ | ۰۵۳ | ۷۲ |

کے اقتباس سے معلوم ہو سکتی ہے،

کچھ اصلاح کر سکتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| اخبارات انگریزی | ۲۸ | |
| اُردو | ۱۸۲ | اُردو ہندی ۱ |
| ہندی | ۱۱ | اُردو گورمکھی ۱ |
| گورمکھی | ۱۸ | |

(ستمبر ۱۹۶۱ء)

# اخبار و اخبار نگاری

ے نظر کو یہ سن نظارہ کرنا پڑا تھا۔ بہت سے اخبار و رسائل جاری ہوئے اور بند ہوئے
[illegible] ہوتے گئے۔ جیسے نسخۂ امین قریشی مؤلف شاہجہاں نامہ، دوسرا اول عاقل خاں رازی
مؤلف واقعات عالمگیری، اور ساقی مستعد خاں مؤلف مآثر عالمگیری وغیرہ۔ اس مضمون میں
ہم ان تینوں کو بیان کریں گے۔ اس مضمون میں ہم حکومت کی پوری کیفیت کے لئے الگ الگ عنوان چلیں گے، جو پھر کبھی
لکھا جائے گا۔

## یورپ میں اخبار کا مفہوم

خبر کو انگریزی میں نیوز کہتے ہیں، اور نیوز کو بقدر روح ہر ملک میں۔ نیوز کے لفظی معنی ہیں
تازہ واقعات، نئی باتیں، جدید معلومات۔ ان واقعات کی پہلی اطلاع جو اشاعت طور پر ہوتی ہے
اسی خبروں کے مجموعے اور ان واقعات و سوانح کے شائع کرنے سے جو بعد کو ہوتے ہیں وہ مضمون پیدا ہوتا
ہے۔ اس کی اقسام بہت ہیں، مثلاً مقالہ افتتاحیہ، مضمون، مراسلہ، بعض مضمون نگار بھی لکھنے لکھنے کا احساس
نکلتے ہیں۔ دن میں دو بار شائع ہونے والے اخبار دو بار میں بھی پڑھتے ہیں، کبھی کبھی ہفتہ وار بھی ہوتے ہیں
اور عرض کے اعتبار سے بڑے چھوٹے بھی ہوتے ہیں۔

ولایت میں اخبار سے مراد وہ پرچے ہیں جن میں تازہ خبریں، جہاز کے آنے جانے کی اطلاع، رپورٹ
کا دلچسپ مضمون، مقالہ افتتاحیہ، مراسلہ، [illegible] ہو۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مضامین ہوتے ہیں
ہوتا ہے ایک ایسا مضمون جو ہفتہ میں [illegible] شائع ہوتا ہے اور اس پرچہ کو [illegible] ہفتہ وار
دیتا ہے۔ مثلاً عام سیاسی امور، قانون، سارے ملک کے موجودہ حالات، سیاسی یا عمومی عام خبریں، عوام
و خواص، مذہب، تجارت، جہاز کے مسافروں کی [illegible] کے حالات، [illegible] تجارت،
اطلاعات جس سے عوام کو دلچسپی ہوتی ہو۔ ان کے علاوہ [illegible] ہوتے ہیں۔ یہ تمام اخبار
دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عام اور دوسرے خاص

(۱) عام اخبار وہ ہے، جس میں ہر قسم کی، جیسی اطلاعات درج ہوں، اس کو ہر شخص کے عام
مذاق کے لئے مفید ہیں۔ (۲) خاص اخبار وہ ہے جس میں مخصوص خاص امور پر بحث کی جائے۔ [illegible]
ادب، قانون، وغیرہ سے متعلق مسائل خاص طور سے لکھے جاتے ہیں اور عام اخبار میں شامل نہیں ہوتے۔

ہندوستان میں مطابع، جس وقت قائم ہوئے جب تک [illegible] ہوئے [illegible]

ے [illegible] ایسٹ انڈیا

[illegible]

[illegible] میں مصروف رہا۔ یہاں کے حالات سے متاثر ہو کر خاص کر اردو زبان [illegible] اول یہ [illegible] خود بھی [illegible] کرتا تھا [illegible] ہوں اس [illegible] دیے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی معلومات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اس کے [illegible] اور [illegible] والے شوارع سمت کھی ہیں اور وہ [illegible] ہوں [illegible] اردو میں [illegible] ۱۸۵۳ء میں [illegible] کیا [illegible] خاص [illegible] ۲۰ [illegible] ۱۸۶۹ء [illegible] اس [illegible] مفصل حالات کی [illegible] ۱۸۶۹ء [illegible] اور [illegible] ساخت [illegible] ہیں۔ [illegible] چار [illegible] ہیں۔

اس [illegible] ۱۸۵۷ء سے کچھ [illegible] اخبار نگاری کی [illegible] آغاز سے [illegible] اردو [illegible] ۱۸۵۸ء میں [illegible] ۱۸۶۰ء سے [illegible] ۱۸۶۹ء سے [illegible] ۱۸۷۶ء [illegible] ۱۸۷۶ء [illegible] ۱۸۷۶ء

[illegible] سرسید تحریک [illegible]

[illegible] اردو کا پہلا [illegible]

[illegible] اردو کا پہلا [illegible]

[illegible] اردو کا پہلا [illegible]

---

[illegible]

[illegible]

ایڈیٹر (جنوری ۱۹۱۳ء)

## شیخ نذیر محمد صاحب
## خلاصۃ در تفصیل

[illegible]

(مئی ۱۹۱۳ء)

## [illegible]

[illegible]

## انجمن [illegible]

[illegible]

# پٹنہ اخبار

ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند میں ایڈیٹر اخبار پٹنہ پر چلایا گیا۔ اس کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ مضمون نگار نے حکومت کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی تھی

صاحبان کی محنت خاص طور اعتراف کرتے ہیں۔"

حکومت کی نہایت عمدہ یادگار ہوگی۔

— (۱۹ اگست ۱۹۱۰ء)

## مشرقی زبانوں کی ترقی کی تحریک

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ہند کی قدیم تعلیم اور اس سے

[illegible]

[illegible] مشنری قبیلوں [illegible]

[illegible] اسی لیے کہ [illegible]

[illegible] جو [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] ک

(۴) اعلیٰ تعلیم یافتوں اور گزٹڈ افسر کی ملازمت کا خواہش مند ہو

۵۔ اچھا کام کرنے والوں کو انعام دیتے ہوں

اس میں شک نہیں زمانہ کے مختلف حصوں کے حالات میں اختلاف نے اور کہیں کہیں بعض صوبجات کی اصل رسموں نے مشترکہ قوانین کو عام نہ ہونے دیا اس لئے ورسٹ ہندوستان کو جس وسیع امداد دے رہی ہے اس کی رفتار سست رہی ہے

لارڈ سنہا نے اس بات پر بھی زور دیا تھا کہ ان ہندوستانیوں سے جو انگلستان میں تعلیم پاتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی ضروریات کو سمجھیں اور ان کی تکمیل کی کوشش کریں۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ ان کو ہندوستان کی تاریخ اور ہندوستان کی زبانوں کا علم ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے ورسٹی کو ہندوستان کی تاریخ اور زبانوں کی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیئے

لارڈ سنہا کی یہ تجویز بہت اچھی تھی۔ ہندوستان کے بعض ورسٹیوں نے اس کی تعمیل کی کوشش بھی کی ہے۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جن لوگوں کو یہ تعلیم دی جاتی تھی وہ اس کی قدر نہیں کرتے تھے۔ اس تجویز کے بھی بعض حصے قابل عمل ہیں اور ان پر بھی عمل ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر ہارٹوگ نے بھی ۱۹۱۷ء میں مدراس یونیورسٹی کے لئے ہندوستان کے لئے خاص تعلیم کی تجویز کی تھی۔ ان تجاویز کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کی تجاویز کا ہوا تھا۔ ہمارے ورسٹیوں میں سنسکرت زبان کی تعلیم جدید طرز کے مطابق ہونی چاہیئے۔ امید ہے کہ ورسٹی پنجاب ان دونوں امور پر خاص توجہ مبذول کرے گی

ڈاکٹر گریوز کے مدد کے صدارتی لیکچر میں ورسٹی کی جو ہر ہے تعلیمی ضروریات کا ذکر کیا ہے اس سے ہندوستان کو فائدہ ہوگا۔ اور ورسٹی ہندوستان سے [illegible] اس کی تجاویز کو [illegible] ہندوستان کی [illegible] ہیں

[illegible] ہندوستان کی [illegible] ہیں

اسی نوٹ کا ہم کو یہ تو کہیں سے بڑی جلدی ہی ہوں

۔ ایڈیٹر (اگست ۱۹۲۰ء)

# اُردو

## ہندوستان کی قومی زبان کی حیثیت سے

[illegible]

پوری ہو کر رہتی۔

[illegible]

آغاز سے مسلسل لکھنا چاہیے۔

زمان سائے جانے کے واسطے ہے [illegible]

[illegible]

(۲)

[illegible]

[illegible]

سیکھنے پر مجبور ہوئے۔"

[illegible]

پروفیسر [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

(۳)

(۴)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یا مذہبی، ملکی ہو یا سیاسی لازمی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں) ترجیح دے جاتا ہے

(۶)

خیالات اور کلوت

(۷)

(۸)

( ۹ )

[illegible]

## بہار یونیورسٹی اور انجمن ترقی اُردو بہار

[illegible]

# اردو میں نگریزی الفاظ

پیدا کر دیتا ہے۔

[illegible]

[illegible] پیش کرتا ہوں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور اپنی اصلی حالت میں ان کو تو نہ رکھا ہے۔

[illegible] ایسوسی ایشن [illegible] ترجمہ پریکٹیس، ہسٹ [illegible] سے [illegible] سے [illegible] اردو [illegible] ہیں گے۔ ہیں [illegible] کی زبان سے [illegible] ایسوسی ایشن [illegible] ہیں گے۔ [illegible] PROBLEMS OF [illegible] پھیلنے [illegible] ہیں۔ اگر [illegible] اردو [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] اردو [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

[illegible]

## اُردو ہندی

[illegible] — ٹریبیون ۱۹۶۱ء

## اُردو مطبوعات

[illegible] — ٹریبیون فروری ۱۹۶۱ء

# آل انڈیا اُردو کانفرنس

بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس دور انگیسہ میں ہندی وغیرہ کے ساتھ اردو کے شوق و ہمدردی اس قدر دیکھا گیا ہے کہ بہار کے پرانی تعلقات دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور سارا حیلات سے ہمارے دکھا دیا ہے کہ اُردو کے بولنے والے ہندوستان اس کے پڑوس افغانستان، ایران، ترکستان اور ممالک جاپان جیسے ہیں جہاں کے لوگ اپنے اظہار خیالات کے لئے اردو کو ذریعہ بناتے ہیں۔ اس سے ہندوستان کی بین الاقوامی حیثیت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اب ہی سے سمجھ کر سکتے ہیں کہ ہندوستان میں ہم انگریز حکومت کے ماتحت ہیں اور ہماری تحریر اور تقریر کا اظہار خیالات اُردو ہی کو ذریعہ بنانا ہے۔ اس کو ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارے بچے اردو کے جید عالم ہوں۔ اُردو کی ترقی کا خیال پیدا ہو۔ آل انڈیا اردو کانفرنس کی ضرورت کی وجہ یہ ہے کہ اردو کو عام ملکی زبان تصور کرکے یہ مجلس کوشش کرے کہ اردو کے لئے کچھ ایسے اصول مرتب کئے جائیں جن کی رو سے ہر صوبہ کے لئے ریاضی یکساں بندشیں مقرر ہوں۔

جس کا مقصد ہے کہ آل انڈیا اردو کانفرنس کی ضرورت کو پیش کرنے والے خوبصورت لفظوں سے سامعین کے جذبات کو تحریک کے چنانچہ پچھلے برس ہی پیدا احساس جو اس وقت ان کے ضمیر میں تھا اس کے مطابق ہی ان کو ہدایت کی گئی تھی اور جو الفاظ ان کے لئے تجویز کئے گئے تھے وہ ان کے ذہن میں تھے۔ اس کے ساتھ ہی ان کو یہ بھی ہدایت کی گئی تھی کہ اس سے ہندو الگ ہوش تھے اور مسلمان الگ محظوظ۔ اس وجہ سے یہ دقت پیش ہوئی تھی کہ وہ ایسی زبان کو کس طرح تجویز کریں جو دونوں کے لئے یکساں ہو۔ اس وقت بعض اہل الرائے نے اس خیال کو ظاہر کیا تھا کہ ہندو کو ہندی اور مسلمان کو اردو کے لئے تجویز کیا جائے

[illegible] سید کے خلاف جلوس کے بعد دوسرے سال کے لیے [illegible]
[illegible] صاحب نے بے پر کشش ولے شہر' پونہ' کو تجویز کیا اور بجائے اس کے کہ اس علمی جلسہ
[illegible] کمشنر صاحب [illegible] تمام جلسہ آپ ہی کی

[illegible] صاحب اتر [illegible] علی محمد شبلی صاحب نعمانی،
[illegible] صاحب [illegible] صاحب،
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] ایل ایل ڈی،
[illegible] صاحب [illegible] وہوی،

[illegible] صاحب کے [illegible] کے [illegible] آزاد [illegible] محمد حسین صاحب [illegible] صاحب اپنی [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] صاحب [illegible] ہے [illegible] لیکن [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] صاحب [illegible] کے

[illegible] ہے اور مجھ کو یہ خیال ہوا تھا کہ یہ دوسرے اجلاس میں [illegible]
[illegible] سوسائٹی دو علیحدہ قوموں کے دماغ یہ بھی ثابت ہو جائے گی، یہ کانگریس کے ذریعہ سے [illegible]
[illegible] ہو گا اور دونوں کے خیالات ٹکرائے رہیں گے۔

حکیم رحیم بھی ایک جگہ مشرق میں [illegible]

"ہم کو آپ یہاں [illegible]
[illegible]
محسوس کرتے ہیں یہ ایک دلی قسم [illegible]
کے غلط ہی تک میں پھنسے ہوئے ہیں [illegible]
[illegible] محمد حسین صاحب کا یہ [illegible]
صدر انجمن کے سامنے کہا جاتے تھا اس [illegible]
[illegible] اگر سندھ اردو سے محبت کرتے ہیں، تو ان کو بھی [illegible]
ان کو اختیار دیا اردو سے محبت بڑھانے کی کوشش کی جائے۔

ان کے علاوہ اور بہت سے [illegible]
[illegible] کسی نے لگانے کی اور کسی نے بجھانے کی کوشش [illegible]
[illegible] ان کی ترقی کے لئے یہ بالکل [illegible]
[illegible] اردو کانفرنس میں جو [illegible]
[illegible] کا وہ خیال کہ اردو محض آریائی زبان ہے اور دنیوی [illegible]
[illegible] عرض کرتی ہے کہ مسلمانوں کے لئے دینی اور دنیوی معاملات میں [illegible]
بجز اردو کے [illegible]

۲۔ صوبہ بمبئی میں اردو مدارس کی [illegible]
کی دستیابی [illegible]

۳۔ اس صوبہ کے بڑے شہروں میں ایک [illegible]

[illegible] کو بھیجی جائیں۔

۴۔ [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

سبھی کے رہنجو ہیں اپنی اپنی زبان کو ترقی دینے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان کی ایک کمیٹی بھی کام کر رہی ہے۔

ان جدید ریزولیوشنوں پر ایک نگاہ ذیل میں سے دیکھنے والے نوٹ کر لیں گے کہ:

(۱) پہلا ریزولیوشن کس قدر مختصر و مفید ہے۔ کونسل کا کام عمومی طور پر ردو بدل نہیں ہو سکتی وہاں عموماً کرائی زبان کا استعمال ہے۔

(۲) ریزولیوشن نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵ و نمبر ۶ اور نمبر ۷ اس قسم کے ہیں جنہیں آل انڈیا اردو کانفرنس کے ساتھ کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ یہ تجاویز اگر "مسلم لیگ" کی پالیسی ہوتیں تو زیادہ موزوں تھیں۔

(۳) ریزولیوشن نمبر ۸ نہایت نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ محض ایجوکیشنل کانفرنس کے لئے ہیں۔

(۴) ریزولیوشن نمبر ۹ سے ہمیں قلبی اتفاق ہے۔ ہمارے خیال میں اتنا حصہ اور بھی ہونا چاہیئے تھا کہ جن اہل کمالوں نے اردو مصنفین کی چند خاص تصانیف کے لئے قدر افزائی کی ہے، اُن کا شکریہ ادا کرنے کے بعد یہ استدعا کی جائے:

(الف) ایک مستند بستی لغت اردو کی تصنیف کرائی جائے۔

(ب) اصطلاحات علمی کے لئے جس قدر معنی وضع ہوئے ہیں اُن کے مفہوم و مدلول آل انڈیا اردو کانفرنس کے ریزولیوشنوں میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنوں کی بھی ضرورت تھی۔

۱۔ مشہور ادبی، سیاسی، تعلیمی، طبی، ڈاکٹر ہیگی، مولانا ذکاء اللہ اور دیگر مرحومین کی وفات پر افسوس ناصف، جن کی بدولت اردو لٹریچر کو خاص ترقی حاصل ہوئی۔

۲۔ لالہ سری رام صاحب ایم اے کی اس خدمت کا اعتراف جس سے "خمخانۂ جاوید" ایسا تذکرہ لکھنے سے اردو لٹریچر کی بھاری کمی کو دور کیا ہے۔

۳۔ انتخاب پروفیسری کے لحاظ سے اس وقت کس قسم کی اردو کتابیں نصاب درس میں داخل کرائی جائیں۔

۴۔ آپ ان نئے علمی ادبی اخلاقی رسالے جاری ہوئے ہیں جو ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں۔ جس رسالہ کو آپ کے محسن خدمات کے لحاظ سے زیادہ تر کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کی ادارت کے ذمہ دار حضرات کو دوپہر کی ڈاک سے سرٹیفکیٹ دیئے جائیں۔ اس کے مضمون نگاروں کی اعلیٰ خدمات کا اعتراف کیا جائے۔ نیز ایسے رسالوں کے ایڈیٹروں کو بھی خاص اعزاز سے نوازا جائے۔ اور ان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

— ایڈیٹر (اپریل ۱۹۱۰ء)

مٹریچر کی کچھ خدمت کی ہو۔

— ایڈیٹر (مئی ۱۹۱۱ء)

## ترقی اردو کی نسبت اپنا خیال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تک پہنچ جائے گی ۔ ۱

— ایڈیٹر (ستمبر ۱۹۱۱ء)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی قیمتی خصوصیت اسی حیثیت سے
ہوسکتی ہے جو ہمیں [illegible] ہوتی ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## [illegible]

[illegible] پینے کے لئے ملک میں بہتری دیکھی

[illegible] اردو

[illegible] اور

[illegible] ملک میں تھی۔

[illegible] ہوئے

[illegible] ۵۲ [illegible] ۳۹ [illegible]

[illegible] خدمت

[illegible] ۲۰ [illegible]

[illegible] ۲۰ [illegible] ۲۰ [illegible]

[illegible] ۲۰ [illegible] ۲۰ [illegible]

[illegible] ۲۰ [

# فتاوائے اردو

اشاعت کا بہت کم خیال رکھتے ہیں۔"

— ایڈیٹر (مئی ۱۹۱۳ء)

## اردو شارٹ ہینڈ

## ہندو یونیورسٹی

اعتراف ظاہر کیا اور فرمایا کہ :

## ہندو یونیورسٹی

اور اس کی تردید کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :

## کانگریس صدر

[illegible]

لکھنے کے قابل ہے:

[illegible]

— ایڈیٹر (۱۹۱۱ء)

## انڈین نیشنل کانگریس

[illegible]

[illegible]

[illegible] گئے آئے تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کانگریس کی بقیہ کارروائی کے لیے ہوتے رہے گی جس کا ۱۲ دسمبر کو اختتام ہوگا۔

[illegible] کانگریس کا اجلاس بھی ہوا۔ اس کے صدر مسٹر [illegible] تھے۔ [illegible] کانگریس کا اجلاس ہوا۔ [illegible] صدر [illegible] تھے۔ [illegible] کانگریس کا اجلاس بھی ہوا جس کے صدر پنڈت [illegible] تھے۔ [illegible] کانگریس کا اجلاس بھی ہوا جس کے صدر [illegible] تھے۔

[illegible] کانگریس کا اجلاس ہوا۔ [illegible] کانگریس کا اجلاس ہوا۔ [illegible] کانگریس کا اجلاس ہوا۔

— ایڈیٹر (دسمبر ۱۹۱۰ء)

## دہلی میں کانفرنس

دہلی کے رئیس جس طرح [illegible] کانفرنس کی [illegible] اس طرح تمام قوم کی جانب سے اس جلسہ [illegible] کو [illegible] جس سے [illegible] بلکہ [illegible] کا کام لیا جائے۔ [illegible] کے [illegible] سے بہتر [illegible] ۲۵ [illegible] کے [illegible] ہو گئے۔

— [illegible] اپریل ۱۹۱۳ء)

## الہ آباد کا جدید کتب خانہ

الہ آباد کے [illegible] کتب خانہ [illegible] کتب [illegible] رکھا تھا اور [illegible] کتب خانہ [illegible] کتب [illegible] کتب خانہ [illegible] کتب [illegible] کتب خانہ [illegible] کتب

# مسلمانوں کا علمی شوق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

**فن حرب** [illegible]

**نیرنجات** [illegible]

**فیافہ و فال** [illegible]

**تعبیر خواب** [illegible]

**کیمیا** [illegible]

# خلیل پریس کا احسان

کے صحیح کرکے شائع کیا۔

## صوبہ حیدرآباد میں اعلیٰ تعلیم

# اسلامی پردہ

[illegible] کے رد [illegible] سے جس کا حق مرد سے عورت کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

کہہ دیا جائے۔

— سید فاروق (جون ۱۹۸۱ء)

# اندور کا مجرم

# اردو ترجمہ قرآن بغیر متن

# قطب مینار

نہیں ہوسکتا۔

نہایت سہل اور قریں قیاس ہے۔

# [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

دی گئی۔ مسجد کے تحت میں وہ بھی ہیں

عبادت ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

# مشاورتِ مخفی

سے گزرتے ہوئے تھے۔

کے فاصل کھا گیا۔

[illegible]

گزری تھی جس میں مہاراجہ ملکرشن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہندوستانی مصوری

بہ علیات عرخیب م کا ایک مش بہا پیڈیشن

کی یک خاص جو لفظ ہر ہوا کی مگر جب سے فرنچ لڑکے سے کی حد... حیات ... ہی ... کے بیک
کے ... کی ہیں ... وقت ... ہو ... ان ... سے ... ہوں ... سے ... اور
نے فرنچ لڑکے ... اور ... ہیں ... ہیں ... کی ... ہیں ... کی ... ہیں ... کی
فرنچ لڑکے ... حاصل ... اور ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... اور ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
خوبی کے ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں

... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں

لئے قرآن شریف کے بعض قصص سے متعلق رنگین [illegible] تھا۔ [illegible] تقسیم کی عام [illegible] ہدایت کی تھیں کہ [illegible] اور دیکھنے کی چیز ہے۔

[illegible] سے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

ے لکھنؤ کے مشہور و معروف مصور مائو امیندر ناتھ ٹیگور کے ہاتھ کی ایک درجن دلکش تصویریں دی گئی ہیں
... علاوہ بعد وہ کارڈوں پر چھاپی ہیں ان کو دیکھ کر بے اختیار ... چھیں کھل جاتی ہیں۔ ہر ایک تصویر اپنے
کارڈ کے کاغذ چوکھٹے میں کیسے کے ... بڑی ہے۔ لیکن ... احتیاط کی غرض سے اس پر ایک ... ایک کاغذ
لگایا گیا ہے جس پر سرخ رنگ میں دو ... باتیں بھی چھاپ دی گئی ہے جس کا مضمون اس تصویر کے ساتھ
تعلق رکھتے ہے ... محفوظ ... جات اور ایک درجن دیسی قلمکاری کا نمونہ تصویریں۔ مشرقی طرز کی مقوہ کی جلد
میں ہے۔ ہر ایک پیکٹ ... علی بردار اطلی ... گری کا نمونہ ہے۔

... ابیندر ناتھ ٹیگور ... درجہ حیثیت فن مصوری کے ... ہونے کا کیا ہے۔ ... جات اعلیٰ ... ہے
... ہے اس لئے ہم آپ کی ایک نہایت مصورانہ ... اظہار کرتے ہیں اس سے آپ کی مصوری
کا ... درجہ ... اری ... سلسلے ... ہوئے ... ہوں گے۔

... علیہ ... ہم کے اس ... ہیں ... ٹیگور کی خدمت ... ے ... ہے ... ہیں
... ہے ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ...

THE STUDIO OFFICE
44. LEICESTER SQUARE
LONDON, W.C

— زبیدہ ... شاکر (اکتوبر ۱۹۱۱ء)

## تصویر: تیج گنگا گھاٹ

... فتحات ... ہوری کی فوج نے ... کی ... ایک ... ہر ... ہر ... ہے
سو ... صدی ... کرا دیا ... اکبر ... خلعت ... کی ... ہے ... ترقی ... ہوئی۔ ... اکبر کے ... ہی
... ہی ... خراب ... لگی اور ۱۹۶۹ء میں اورنگ ... نے ... ... ہی ... ہے ... ہی ... ہی
ایک ... ہری ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے
... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے 

مقام ہے۔

— ایڈیٹر زمانہ ۱۹۱۱ء

## مذہب پر حملہ

۱۹۱۱ء

## تنقید کی تردید

## دھمپد

[illegible] ہے کہ [illegible] ۱۹۱۱ء کی [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

# بیان ملکیت

## سہ ماہی خدا بخش لائبریری جرنل و دیگر تفصیلات

(بمطابق فارم نمبر ۴، قاعدہ نمبر ۸)

۱۔ مقام اشاعت: خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۲۔ وقفۂ اشاعت: سہ ماہی

۳۔ پرنٹر / پبلشر کا نام: محبوب حسین

قومیت: ہندوستانی

پتہ: رعنا روڈ، پٹنہ ۴

۵۔ ایڈیٹر کا نام: عابد رضا بیدار

قومیت: ہندوستانی

پتہ: ڈائریکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ ۴

۶۔ ملکیت: خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ ۴

میں محبوب حسین، اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کے مطابق درست ہیں۔

دستخط پبلشر: محبوب حسین

۳۱ مارچ ۱۹۶۹ء

are a few others also

buried at Sarai-Allahdin which is at a distance

was virtually imprisoned (f. 209)

been mentioned

thorn" (f. 197)

you. He exists and none else.

*Bisār, umhe miksār*" (i.e. death).

*Dastur-ul Mubtadi*, and Arabic
*Nahv*. Thereafter
knowledge,
*Hadith* (tradition)

with a sword

In his earlier career he served as a

spiritual training). His *H*
*Pandnāma* was highly commended by Q. de
(father's legacy). Mu'inu'ddin was a
also an adept in swift penmanship. He
Shāh 'Ālam I and had accompanied

Khanqah

for this had been lying in
There is also a reference to a

the *Jiz ah*, oh enemy of God !".

was wished for had come about (f. 242).

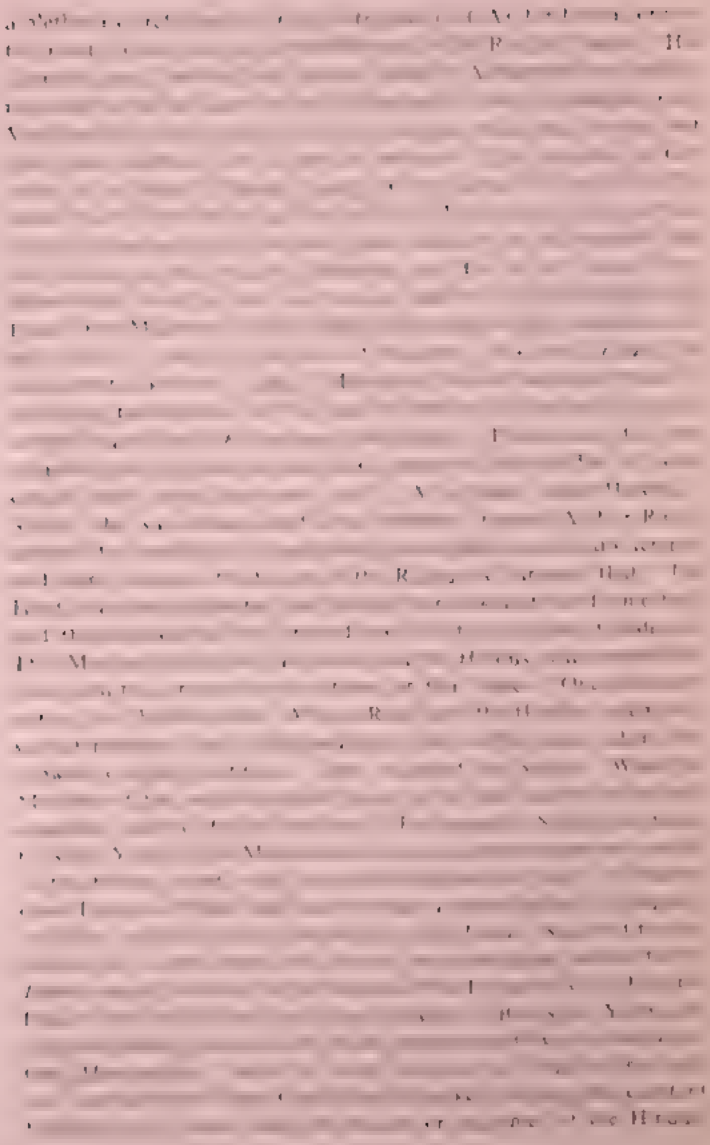

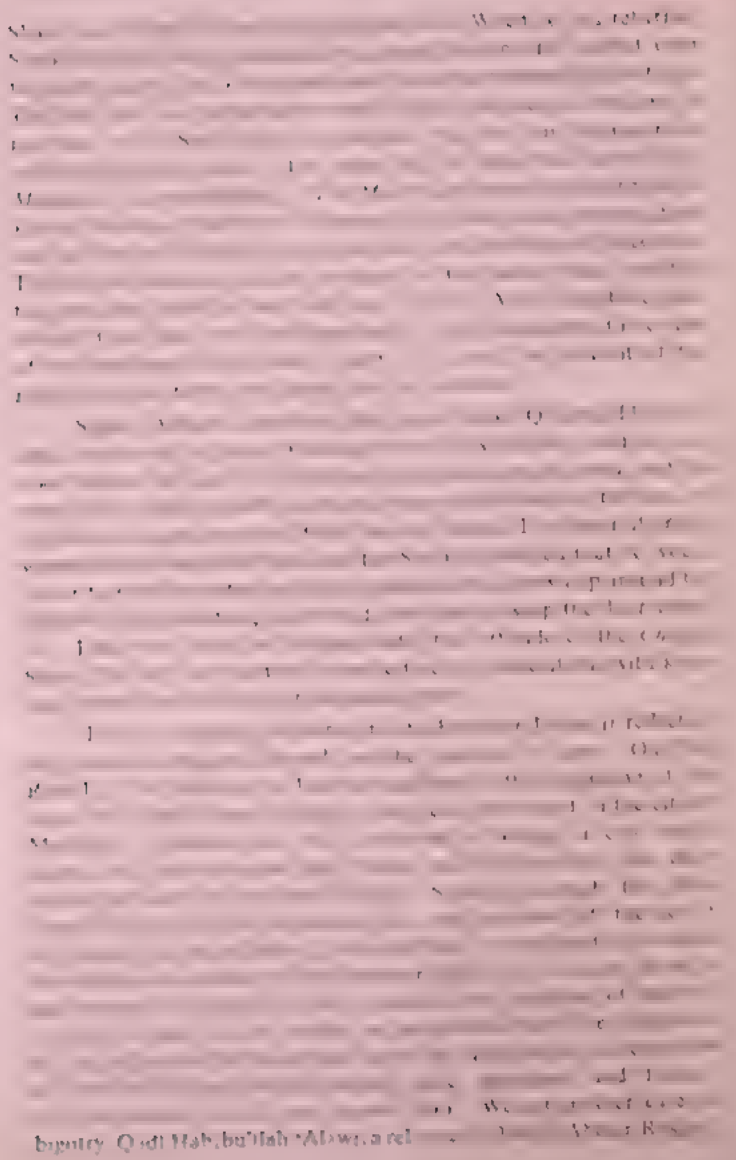

bigotry. Qadi Habibullah Alawi and

culture of the age in which the saint flourished

minister, and died in 980 A H

interest

and amenable to reason

food on the third, tenth or the fo

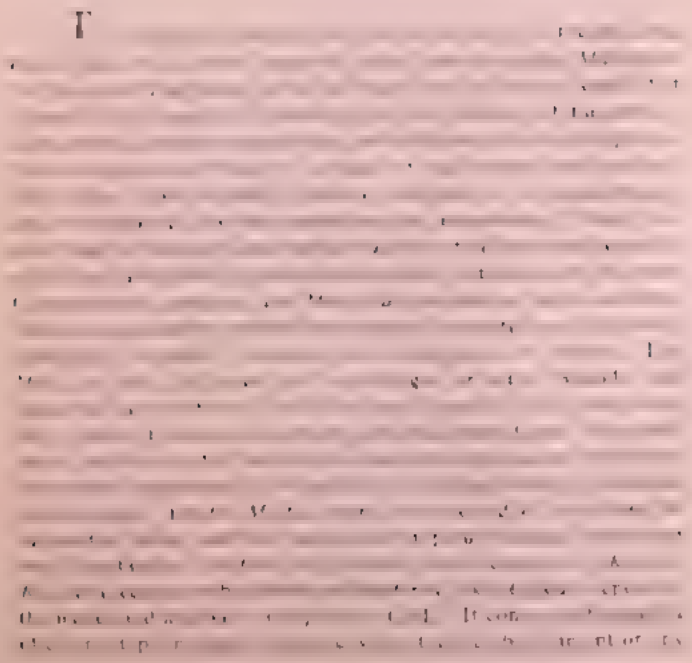

*The biographical sketches*
*and Utterances and Discourses*
*significance for those who are*
*were divided into several orders,*
*and their centres of activities*
*Among the works produced*
*important Here is a short*

# Malfuzat : An untapped source of Social History
## *Ganj-i-Arshadi* of the Jaunpur School
## —*A Case Study*

The present issue, besides containing a detailed analysis of *Ganj-i-Arshadi*, the *magnum opus* of the Jaunpur school of Sufism, includes a selection of the significant writings appearing in the distinguished Urdu monthly, ADEEB of Allahabad, which, though short-lived, brought out during the short span of 1910 to 1913 a number of items which are still worth preserving and, therefore, reproducing. Started in January, 1910 by the enterprising Indian Press, Allahabad, under the editorship of the famous editor and poet of that period Naubat Rai *Nazar*, its last issue appeared in July, 1913, the editorship changing hands from Naubat Rai to Pyarelal *Shakir* in June, 1911 and from Pyarelal to *Haseer* Azimabadi with effect from January, 1913 to last only for seven months.

The present selection is divided into two parts. Part I consists of 14 articles containing biographical accounts of eminent contemporary Urdu writers and poets written in most of the cases by their intmate friends. Supplementing the contemporary account of documentary value, the photographs of 35 eminent persons appearing in ADEEB and not easily found elsewhere have also been reproduced alongwith 3 historical groups, 3 groups of writers and journalists, 4 *wasli*s and one specimen of Ghalib's autograph. Two articles regarding 2 leading institutions, the Nadwatul Ulama of Lucknow and the Imperial Library (now the National Library at Calcutta) and an informative article dealing with the immortal Firdausi's *Shahnamah* have also been included in the present selection. The last section contains a selection of 5 stories by **Premchand** prefaced by another of his articles on the art of writing novels in Urdu; as these writings after their first appearance in ADEEB have been forgotten by the Urdu readers, their reproduction may be appreciated as our humble share in the celebrations to mark the birth centenary of **Premchand**.

Part II of the present selection represents, with a variety of subjects, the nature and character of the contents of ADEEB on a wider plane. It consists of 79 items with the following break-up :

5 distinguished poems; 11 notes/articles on contemporary and near contemporary Urdu poets; 6 articles/notes on contemporary Urdu prose writers; 5 articles/notes on Deccani personalities; 4 on All India figures and 1 on the great Indian poet of all times. Eight articles/notes are regarding Journals, Journalism and Press. Nineteen articles deal with Urdu and the problem of Hindi versus Urdu. Three articles are on socio-political issues, two notes deal with the libraries and two items are regarding education and learning. Three articles are regarding rites and reform of Indian Muslims, two on medieval India archaeology and three on contemporary and near contemporary Indian paintings and painters. The last section consisting of 5 items dealing with Hindu/Bodhist subjects.

The division of the present selection in two parts is simply incidental : Initially it was decided to present only that much portion which is now part I of the present selection. We, however, realised that the selection is not comprehensive and, therefore, decided to add another part to make it wholesome and more representative.

— EDITOR

## CONTENTS


*Ganj-i-Arshadi* : An untapped source of Social History ... 1-22
—Dr. S. H. Askari

Selections from the Urdu Monthly *Adeeb* (Allahabad), 1910-1913 (Urdu)

Part I ... 1-180

Photographs ... 181-208

Part II ... 209-424

*Editorial Committee :*
Mr. Q. A. Wadood, Bar-at-law (*Chairman*)
Dr. S. H. Askari
Mr. A. F. Haider
Dr. A. R. Bedar (*Secretary*)

1. The Khuda Bakhsh Library Journal is a quarterly journal specialising in oriental studies in Arabic, Persian and Urdu languages, covering meaningful research based on the material preserved in the Khuda Bakhsh Oriental Public Library, or having any concern with it.

2. Articles will be accepted in English, Arabic, Persian and Urdu.

3. Notes and addenda, by way of correction/addition to any information published in this Journal or in any publication of the Library e.g. Catalogues, will be a regular feature of the Journal.

**Rs. 30.00 per copy**

Annual subscription : Rs. 60.00 (Inland)
Pakistan : $ 12.00
Europe : £ 8.00
U.S.A. & Other Countries : $ 24.00

*Printers :* Tara Press, Tripolia, Patna-7 & Patna Litho Press, Patna-4
*Publisher :* Mahboob Husain, for Khuda Bakhsh O.P. Library, Patna.

*Khuda Bakhsh Library*

# *Journal*

## 7-8

1978-1979

Khuda Bakhsh Oriental Public Library,
PATNA-800 004
(INDIA)